چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل بامحاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

معرفۃ القرآن علیٰ کنز العرفان

مترجم: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابو الصالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی

الٓمٓ

1

آیات:07 — رکوع:01

سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ مکیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ ۝
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے ۝

اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی صفات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۱ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۲

اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	رَبِّ	الْعٰلَمِیْنَ ۝۱	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ ۝۲
تمام تعریفیں	اللہ کے لئے	پالنے والا	سارے جہان (والوں کا)	بہت مہربان	رحمت والا

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہان والوں کا پالنے والا ہے ۝ بہت مہربان رحمت والا ۝

صرف اللہ عزوجل کی عبادت اور اسی سے حقیقی استعانت

مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝۳ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝۴

مٰلِكِ	یَوْمِ	الدِّیْنِ ۝۳	اِیَّاكَ	نَعْبُدُ	وَ	اِیَّاكَ	نَسْتَعِیْنُ ۝۴ (1)
مالک	دن، روز	جزاء، بدلہ	تیری	ہم عبادت کرتے ہیں	اور	تجھ سے	مدد چاہتے ہیں

جزاء کے دن کا مالک ۝ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ۝

صراطِ مستقیم پر چلنے کی دعا

یہ صراطِ مستقیم وہی ہے جو نیک لوگوں کا ہے

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝۵ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ

اِهْدِنَا	الصِّرَاطَ	الْمُسْتَقِیْمَ ۝۵ (2)	صِرَاطَ	الَّذِیْنَ	اَنْعَمْتَ
ہمیں دکھا، چلا	راستہ	سیدھا	راستہ	ان لوگوں کا	تو نے انعام، احسان کیا

ہمیں سیدھے راستے پر چلا ۝ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے احسان کیا ۝

(1)...... حقیقی مددگار اللہ تعالیٰ ہی ہے کیونکہ وہ ذاتی طور پر قادر، مستقل مالک اور غنی بے نیاز ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے اس کی عطا سے مددگار ہیں۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج1، ص49 پر ملاحظہ فرمائیں۔

(2)...... صراطِ مستقیم سے مراد "عقائد کا سیدھا راستہ" ہے، جس پر تمام انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام چلے یا اس سے مراد "اسلام کا سیدھا راستہ" ہے جس پر صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، بزرگانِ دین اور اولیاءِ عظام رَحِمَہُمُ اللہ چلے۔

عَلَيۡهِمۡ ۙ۬ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ۝۷ ع

عَلَيۡهِمۡ ۙ۬	غَيۡرِ	الۡمَغۡضُوۡبِ	عَلَيۡهِمۡ	وَ	لَا	الضَّآلِّيۡنَ ۝۷ [1]
ان پر	نہ	(ان کا کہ) غضب کیا گیا	ان پر	اور	نہ	بھٹکے ہوئے، گمراہوں (کا)

نہ کہ ان کا راستہ جن پر غضب ہوا اور نہ بھٹکے ہوؤں کا ۝

آیات: 286 — رکوع: 40

سُوۡرَةُ الۡبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِيۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

الٓمّٓ ۝۱ ج ذٰلِكَ الۡكِتٰبُ لَا رَيۡبَ ۛۚ فِيۡهِ ۛۚ هُدًى

الٓمّٓ ۝۱ [2]	ذٰلِكَ	الۡكِتٰبُ	لَا رَيۡبَ	فِيۡهِ	هُدًى
حروفِ مقطعات	وہ (بلند رتبہ)	خاص کتاب	کوئی شک نہیں	اس میں	ہدایت

وہ بلند رتبہ کتاب جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں۔ اس میں

قرآن کریم شک و شبہ سے پاک کتاب ہے

لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ۝۲ لا الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَيۡبِ وَ

لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ۝۲	الَّذِيۡنَ	يُؤۡمِنُوۡنَ	بِالۡغَيۡبِ	وَ
پرہیزگاروں، ڈرنے والوں کے لئے	وہ لوگ جو	ایمان لاتے ہیں	غیب پر	اور

ڈرنے والوں کے لئے ہدایت ہے ۝ وہ لوگ جو بغیر دیکھے ایمان لاتے ہیں اور

متقین کے اوصاف

(1)... جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا ان سے مراد یہودی یا بد عمل اور بھٹکے ہوؤں سے مراد عیسائی یا بد عقیدہ لوگ ہیں۔

(2)... یہ حروف اللہ تعالیٰ کے راز ہیں اور متشابہات میں سے ہیں، ان کی مراد اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جانتے ہیں اور ہم ان کے حق ہونے پر ایمان لاتے ہیں۔

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳

يُقِيْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ	وَ	مِمَّا	رَزَقْنٰهُمْ	يُنْفِقُوْنَ ۝۳ [1]
قائم کرتے ہیں	نماز	اور	(کچھ اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں	خرچ کرتے ہیں

نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے کچھ (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں ۝

وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَاۤ

وَ	الَّذِيْنَ	يُؤْمِنُوْنَ	بِمَاۤ	اُنْزِلَ	اِلَيْكَ	وَ	مَاۤ
اور	وہ لوگ جو	ایمان لاتے ہیں	(اس) پر جو	نازل کیا گیا	آپ کی طرف	اور	جو

اور وہ ایمان لاتے ہیں اس پر جو تمہاری طرف نازل کیا اور جو

اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝۴ اُولٰٓىِٕكَ عَلٰى

اُنْزِلَ	مِنْ	قَبْلِكَ [2]	وَ	بِالْاٰخِرَةِ	هُمْ	يُوْقِنُوْنَ ۝۴	اُولٰٓىِٕكَ	عَلٰى
نازل کیا گیا	سے	آپ سے پہلے	اور	آخرت پر	وہ	یقین رکھتے ہیں	یہ لوگ	پر

تم سے پہلے نازل کیا گیا اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں ۝ یہی لوگ

هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵

هُدًى	مِّنْ	رَّبِّهِمْ	وَ	اُولٰٓىِٕكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵
ہدایت	کی طرف سے	اپنے رب	اور	یہ لوگ	وہ	فلاح، کامیابی پانے والے (ہیں)

اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیابی حاصل کرنے والے ہیں ۝

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ

اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	سَوَآءٌ	عَلَيْهِمْ	ءَاَنْذَرْتَهُمْ
بیشک	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	برابر (ہے)	ان پر	کیا آپ ڈرائیں انہیں

بیشک وہ لوگ جن کی قسمت میں کفر ہے ان کے لئے برابر ہے کہ آپ انہیں ڈرائیں

[1]..... اس سے معلوم ہوا کہ راہِ خدا میں مال خرچ کرنے میں ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ اتنا زیادہ مال خرچ کر دیا جائے کہ خرچ کرنے کے بعد آدمی پچھتائے اور نہ ہی خرچ کرنے میں کنجوسی سے کام لیا جائے بلکہ اس میں اعتدال ہونا چاہئے۔

[2]..... اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتابوں پر ایمان لانے اور قرآن مجید سے پہلی کتابوں کے احکام پر عمل کرنے کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج 1، ص 68 پر ملاحظہ فرمائیں۔

أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٦﴾ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى

اَمْ	لَمْ تُنْذِرْهُمْ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٦﴾	خَتَمَ	اللّٰهُ	عَلٰى
یا	نہ ڈرائیں انہیں	وہ ایمان نہیں لائیں گے	مہر لگادی	اللہ (نے)	پر

یا نہ ڈرائیں، یہ ایمان نہیں لائیں گے ○ اللہ نے

قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ز

قُلُوْبِهِمْ	وَ	عَلٰى	سَمْعِهِمْ	وَ	عَلٰٓى	اَبْصَارِهِمْ	غِشَاوَةٌ [1]
ان کے دلوں	اور	پر	ان کے کانوں	اور	پر	ان کی آنکھوں	پردہ (ہے)

ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر لگادی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے

وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٧﴾ ع وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ

وَّ	لَهُمْ	عَذَابٌ	عَظِيْمٌ ﴿٧﴾	وَ	مِنَ	النَّاسِ	مَنْ	يَّقُوْلُ
اور	ان کے لئے (ہے)	عذاب	بہت بڑا	اور	سے	لوگوں	جو	کہتے ہیں

اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے ○ اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨﴾ م

اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ	وَ	بِالْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَ	مَا	هُمْ	بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨﴾
ہم ایمان لے آئے	اللہ پر	اور	دن پر	آخرت	اور	نہیں	وہ	ایمان والے

ہم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لے آئے ہیں حالانکہ وہ ایمان والے نہیں ہیں ○

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ج وَمَا يَخْدَعُوْنَ

يُخٰدِعُوْنَ [2]	اللّٰهَ	وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	مَا يَخْدَعُوْنَ
وہ فریب دینا چاہتے ہیں	اللہ (کو)	اور	ان کو جو	ایمان لائے	اور	فریب نہیں دیتے

یہ لوگ اللہ کو اور ایمان والوں کو فریب دینا چاہتے ہیں حالانکہ یہ

[illegible]

ع

وقف لازم

1۔۔۔ کافروں کے دلوں اور کانوں پر مہر لگنا اور آنکھوں پر پردہ پڑ جانا ان کے کفر و عناد، سرکشی، اور انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی عداوت کے انجام کے طور پر تھا ورنہ ان پر ہدایت کی راہیں شروع سے بند نہ تھیں۔

2۔۔۔ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ کوئی اسے دھوکا دے سکے، یہاں اللہ تعالیٰ کو فریب دینے سے مراد اس کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دھوکا دینے کی کوشش کرنا ہے۔

منافقوں کا اصلاح کے نام پر فساد

صحابہ پر اعتراض اور اس کا جواب

اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا یَشْعُرُوْنَ ؕ۝۹ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ

اِلَّاۤ	اَنْفُسَهُمْ	وَ	مَا یَشْعُرُوْنَ ۝۹	فِیْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ (1)
مگر	اپنی جانوں (کو)	اور	وہ شعور نہیں رکھتے	ان کے دلوں میں	بیماری (ہے)

صرف اپنے آپ کو فریب دے رہے ہیں اور انہیں شعور نہیں ○ ان کے دلوں میں بیماری ہے

فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌۢ ۙ

فَزَادَهُمُ	اللّٰهُ	مَرَضًا	وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ	اَلِیْمٌ
تو بڑھادی ان کی	اللہ (نے)	بیماری	اور	ان کے لئے (ہے)	عذاب	دردناک

تو اللہ نے ان کی بیماری میں اور اضافہ کردیا اور ان کے لئے

بِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ ۝۱۰ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا

بِمَا	كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ ۝۱۰	وَ	اِذَا	قِیْلَ	لَهُمْ	لَا تُفْسِدُوْا
(اس) وجہ سے جو	وہ جھوٹ بولتے تھے	اور	جب	کہا جائے	ان سے	تم فساد نہ کرو

ان کے جھوٹ بولنے کی وجہ سے دردناک عذاب ہے ○ اور جب ان سے کہا جائے کہ زمین میں فساد نہ کرو

فِی الْاَرْضِ ۙ قَالُوْۤا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝۱۱ اَلَاۤ

فِی الْاَرْضِ	قَالُوْۤا	اِنَّمَا	نَحْنُ	مُصْلِحُوْنَ ۝۱۱	اَلَاۤ
زمین میں	وہ کہتے ہیں	صرف	ہم (تو)	اصلاح کرنے والے (ہیں)	سن لو

تو کہتے ہیں ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں ○ سن لو:

اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَ لٰكِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ۝۱۲ وَ اِذَا

اِنَّهُمْ	هُمُ	الْمُفْسِدُوْنَ (2)	وَ	لٰكِنْ	لَّا یَشْعُرُوْنَ ۝۱۲	وَ	اِذَا
بیشک وہ	وہ	فساد کرنے والے	اور	لیکن	وہ شعور نہیں رکھتے	اور (حالانکہ)	جب

بیشک یہی لوگ فساد پھیلانے والے ہیں مگر انہیں (اس کا) شعور نہیں ○ اور جب

(1)..... یہاں قلبی مرض سے مراد منافقوں کی منافقت اور حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے بغض کی بیماری ہے۔ معلوم ہوا کہ بد عقیدگی روحانی زندگی کے لیے تباہ کن ہے نیز حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عظمت و شان سے جلنے والا دل کا بیمار ہے۔

(2)..... منافقوں کے طرزِ عمل سے واضح ہوا کہ عام فسادیوں سے بڑے فسادی وہ ہیں جو فساد پھیلائیں اور اسے اصلاح کا نام دیں۔ ہمارے معاشرے میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو اصلاح کے نام پر فساد پھیلاتے اور بدترین کاموں کو اچھے ناموں سے تعبیر کرتے ہیں۔

قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ

قِيْلَ	لَهُمْ	اٰمِنُوْا	كَمَآ	اٰمَنَ	النَّاسُ (1)	قَالُوْٓا	اَنُؤْمِنُ
کہا جائے	ان سے	ایمان لاؤ	جیسے	ایمان لائے	لوگ	کہتے ہیں	کیا ہم ایمان لائیں

ان سے کہا جائے کہ تم اسی طرح ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے تو کہتے ہیں: کیا ہم

كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَ لٰكِنْ

كَمَآ	اٰمَنَ	السُّفَهَآءُ	اَلَآ	اِنَّهُمْ	هُمُ	السُّفَهَآءُ (2)	وَ	لٰكِنْ
جیسے	ایمان لائے	بیوقوف	سن لو	بیشک وہ	وہ	بیوقوف	اور	لیکن

بیوقوفوں کی طرح ایمان لائیں؟ سن لو: بیشک یہی لوگ بیوقوف ہیں مگر یہ

لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَ اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ

لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾	وَ	اِذَا	لَقُوا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	قَالُوْٓا	اٰمَنَّا
وہ نہیں جانتے	اور	جب	وہ ملتے ہیں	ان سے جو	ایمان لائے	(تو) کہتے ہیں	ہم ایمان لے آئے

جانتے نہیں ○ اور جب یہ ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم ایمان لا چکے ہیں

منافقین کا مسلمانوں اور کافروں کے سامنے دوغلا پن

وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا

وَ	اِذَا	خَلَوْا	اِلٰى	شَيٰطِيْنِهِمْ	قَالُوْٓا
اور	جب	وہ تنہا ہوتے ہیں، خلوت میں ہوتے ہیں	کی طرف	اپنے شیطانوں	(تو) کہتے ہیں

اور جب اپنے شیطانوں کے پاس تنہائی میں جاتے ہیں تو کہتے ہیں

اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَللّٰهُ

اِنَّا	مَعَكُمْ	اِنَّمَا	نَحْنُ	مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾	اَللّٰهُ
بیشک ہم	تمہارے ساتھ (ہیں)	صرف	ہم	مذاق کرنے والے (ہیں)	اللہ

کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو صرف ہنسی مذاق کرتے ہیں ○ اللہ

منافقین کی سزا

(1)..... اس آیت میں بزرگانِ دین کی طرح ایمان لانے کے حکم سے معلوم ہوا کہ ان کی پیروی کرنے والے نجات والے جبکہ ان کے راستے سے ہٹنے والے منافقین کے راستے پر ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ان بزرگوں پر طعن و تشنیع کرنے والے بہت پہلے سے چلتے آرہے ہیں۔

(2)..... معلوم ہوا کہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے ایسے مقبول بندے ہیں کہ ان کی گستاخی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے خود جواب دیا ہے۔

يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿١٥﴾

يَسْتَهْزِئُ (1)	بِهِمْ	وَ	يَمُدُّهُمْ	فِيْ طُغْيَانِهِمْ	يَعْمَهُوْنَ ﴿١٥﴾
مذاق کی سزا دے گا	ان کو	اور	مہلت دے رہا ہے، انہیں (کہ)	اپنی سرکشی میں	بھٹکتے رہیں

ان کی ہنسی مذاق کا انہیں بدلہ دے گا اور (ابھی) وہ انہیں مہلت دے رہا ہے کہ یہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں ○

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۪ فَمَا رَبِحَتْ

اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	اشْتَرَوُا	الضَّلٰلَةَ	بِالْهُدٰى	فَمَا رَبِحَتْ
یہ لوگ (وہ ہیں)	جنہوں نے	خریدلی	گمراہی	ہدایت کے بدلے	تو نفع نہ دیا

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدلی تو ان کی تجارت نے کوئی نفع نہ دیا

تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿١٦﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ

تِّجَارَتُهُمْ	وَ	مَا كَانُوْا	مُهْتَدِيْنَ ﴿١٦﴾	مَثَلُهُمْ	كَمَثَلِ
ان کی تجارت (نے)	اور	وہ نہیں تھے	ہدایت والے	ان کی مثال (ایسی)	جیسے مثال

اور یہ لوگ راہ جانتے ہی نہیں تھے ○ ان کی مثال اس شخص کی طرح ہے

منافقوں کی حالت کا دو مثالوں کے ذریعے بیان، پہلی مثال

الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ

الَّذِي	اسْتَوْقَدَ	نَارًا	فَلَمَّآ	اَضَآءَتْ	مَا	حَوْلَهٗ
(اس کی) جس نے	جلائی	آگ	تو جب	اس نے روشن کر دیا	جو	اس کے اردگرد (تھا)

جس نے آگ روشن کی پھر جب اس آگ نے اس کے آس پاس کو روشن کر دیا

ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧﴾

ذَهَبَ	اللّٰهُ	بِنُوْرِهِمْ	وَ	تَرَكَهُمْ	فِيْ	ظُلُمٰتٍ	لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧﴾
لے گیا	اللہ	ان کے نور کو	اور	چھوڑ دیا انہیں	میں	تاریکیوں	وہ نہیں دیکھتے

تو اللہ ان کا نور لے گیا اور انہیں تاریکیوں میں چھوڑ دیا، انہیں کچھ دکھائی نہیں دے رہا ○

(1)... اللہ تعالیٰ استہزاء یعنی ہنسی مذاق سے پاک ہے، عربی زبان میں بعض اوقات کسی عمل کا بدلہ دینے کو اسی لفظ سے تعبیر کر دیا جاتا ہے اور یہاں بھی مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ منافقوں کو ان کے استہزاء کا بدلہ دے گا۔

منافقوں کی حالت کی دوسری مثال

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۱۸﴾ اَوْ كَصَیِّبٍ مِّنَ

صُمٌّۢ	بُكْمٌ	عُمْیٌ[1]	فَهُمْ	لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۱۸﴾	اَوْ	كَصَیِّبٍ	مِّنَ
بہرے	گونگے	اندھے	پس وہ	نہیں لوٹیں گے	یا	جیسے تیز بارش (ہو)	سے

بہرے، گونگے، اندھے ہیں پس یہ لوٹ کر نہیں آئیں گے ۝ یا (ان کی مثال) آسمان سے اترنے والی بارش کی طرح ہے

السَّمَآءِ فِیْهِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ ۚ یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ

السَّمَآءِ	فِیْهِ	ظُلُمٰتٌ	وَّ	رَعْدٌ	وَّ	بَرْقٌ	یَجْعَلُوْنَ	اَصَابِعَهُمْ
آسمان	اس میں	تاریکیاں	اور	گرج	اور	چمک (ہے)	ڈال رہے ہیں	اپنی انگلیاں

جس میں تاریکیاں اور گرج اور چمک ہے۔ یہ زوردار کڑک کی وجہ سے

فِیْۤ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَ اللّٰهُ

فِیْۤ	اٰذَانِهِمْ	مِّنَ	الصَّوَاعِقِ	حَذَرَ الْمَوْتِ	وَ	اللّٰهُ
میں	اپنے کانوں	سے	زوردار کڑک	موت کے ڈر (سے)	اور	اللہ

موت کے ڈر سے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس رہے ہیں حالانکہ اللہ

مُحِیْطٌۢ بِالْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۹﴾ یَكَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ

مُحِیْطٌۢ	بِالْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۹﴾	یَكَادُ	الْبَرْقُ	یَخْطَفُ	اَبْصَارَهُمْ
گھیرے ہوئے (ہے)	کافروں کو	قریب ہے	بجلی	اچک کرلے جائے	ان کی نگاہیں

کافروں کو گھیرے ہوئے ہے ۝ بجلی یوں معلوم ہوتی ہے کہ ان کی نگاہیں اچک کرلے جائے گی۔

كُلَّمَاۤ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِیْهِ ۙۗ وَ اِذَاۤ اَظْلَمَ عَلَیْهِمْ

كُلَّمَاۤ	اَضَآءَ	لَهُمْ	مَّشَوْا	فِیْهِ	وَ	اِذَاۤ	اَظْلَمَ	عَلَیْهِمْ
جب کبھی	روشنی ہوئی	ان کے لئے	چلنے لگے	اس میں	اور	جب	اندھیرا ہوا	ان پر

(حالت یہ کہ) جب کچھ روشنی ہوئی تو اس میں چلنے لگے اور جب ان پر اندھیرا چھا گیا

[1]۔۔۔ منافقوں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت پر قدرت بخشی لیکن انہوں نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا اور جب وہ حق کو سننے، ماننے، کہنے اور دیکھنے سے محروم ہوگئے تو کان، زبان، آنکھ سب بے کار ہیں۔

قَامُوْا ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَ

قَامُوْا	وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	لَذَهَبَ	بِسَمْعِهِمْ	وَ
کھڑے ہو گئے	اور	اگر	چاہتا	اللہ	ضرور لے جاتا، سلب کر لیتا	ان کے کان	اور

تو کھڑے رہ گئے اور اگر اللہ چاہتا تو ان کے کان اور

اَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۠ (۲۰) یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا

اَبْصَارِهِمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرٌ (۲۰)	یٰۤاَیُّهَا [1]	النَّاسُ	اعْبُدُوْا [2]
ان کی آنکھیں	بیشک	اللہ	ہر چیز پر	قادر (ہے)	اے	لوگو	عبادت کرو

آنکھیں سلب کر لیتا۔ بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے ○ اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو

رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ

رَبَّكُمُ	الَّذِیْ	خَلَقَكُمْ	وَ	الَّذِیْنَ	مِنْ	قَبْلِكُمْ	لَعَلَّكُمْ
اپنے رب (کی)	جس نے	تمہیں پیدا کیا	اور	ان لوگوں کو جو	سے	تم سے پہلے (تھے)	تا کہ تم

جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا۔ یہ امید کرتے ہوئے (عبادت کرو) کہ

تَتَّقُوْنَ ۙ (۲۱) الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ

تَتَّقُوْنَ (۲۱)	الَّذِیْ	جَعَلَ	لَكُمُ	الْاَرْضَ	فِرَاشًا	وَّ	السَّمَآءَ
پرہیز گار بن جاؤ	جس نے	بنائی	تمہارے لئے	زمین	بچھونا	اور	آسمان

تمہیں پرہیز گاری مل جائے ○ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو

بِنَآءً ۪ وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ

بِنَآءً	وَّ	اَنْزَلَ	مِنَ	السَّمَآءِ	مَآءً	فَاَخْرَجَ	بِهٖ	مِنَ
چھت	اور	نازل کیا	سے	آسمان	پانی	پھر اس نے نکالا	اس کے ذریعے	سے

چھت بنایا اور اس نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس پانی کے ذریعے

عبادتِ الٰہی کا حکم اور اس کے مستحقِ عبادت ہونے کے اسباب

ع ۲

1 ...... ہر ممکن چیز شے میں داخل ہے اور ہر شے اللہ تعالیٰ کی قدرت میں ہے اور جو چیز محال ہے اس میں یہ صلاحیت نہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے تحت آسکے۔

2 ...... عبادت اس انتہائی تعظیم کا نام ہے جو بندہ اپنی عبدیت یعنی بندہ ہونے اور معبود کی اُلوہیت یعنی معبود ہونے کے اعتقاد اور اعتراف کے ساتھ بجالائے۔ یہاں عبادت توحید اور اس کے علاوہ اپنی تمام قسموں کو شامل ہے۔

حقانیتِ قرآن پر منکروں کو چیلنج اور غیب کی خبر کہ کفار اس چیلنج کو پورا نہیں کر پائیں گے

الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ

الثَّمَرٰتِ	رِزْقًا	لَّكُمْ	فَلَا تَجْعَلُوْا	لِلّٰهِ	اَنْدَادًا	وَّ	اَنْتُمْ
پھلوں	رزق	تمہارے لئے	تو نہ بناؤ	اللہ کے لئے	شریک	اور	تم

تمہارے کھانے کے لئے کئی پھل پیدا کئے تو تم جان بوجھ کر اللہ کے شریک

تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى

تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾	وَ	اِنْ	كُنْتُمْ	فِيْ رَيْبٍ	مِّمَّا	نَزَّلْنَا	عَلٰى
جانتے ہو	اور	اگر	تم ہو	شک میں	(اس) سے جو	ہم نے نازل کیا، اتارا	پر

نہ بناؤ ○ اور اگر تمہیں اس کتاب کے بارے میں کوئی شک ہو جو ہم نے اپنے خاص بندے پر نازل کی ہے

عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ وَادْعُوْا

عَبْدِنَا	فَاْتُوْا	بِسُوْرَةٍ	مِّنْ	مِّثْلِهٖ	وَ	ادْعُوْا
اپنے بندے	تو لے آؤ	ایک سورت	سے	اس کی مثل، اس جیسی	اور	بلالو

تو تم اس جیسی ایک سورت بنالاؤ اور

شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنْ

شُهَدَآءَكُمْ	مِّنْ	دُوْنِ اللّٰهِ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ﴿۲۳﴾ [1]	فَاِنْ
اپنے مددگاروں (کو)	سے	اللہ کے علاوہ	اگر	تم ہو	سچے	پھر اگر

اللہ کے علاوہ اپنے سب مددگاروں کو بلالو اگر تم سچے ہو ○ پھر اگر

لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ

لَّمْ تَفْعَلُوْا	وَ	لَنْ تَفْعَلُوْا	فَاتَّقُوْا	النَّارَ	الَّتِيْ	وَقُوْدُهَا	النَّاسُ
تم نے نہ کیا	اور	ہر گز نہ کر سکو گے	تو ڈرو	آگ (سے)	جو	اس کا ایندھن	آدمی

تم یہ نہ کر سکو اور تم ہر گز نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی

(1)..... یہ چیلنج قیامت تک تمام انسانوں کے لئے ہے، آج بھی قرآن کو محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تصنیف کہنے والے کفار تو بہت ہیں مگر قرآن کی مثل ایک آیت بنانے والا آج تک کوئی سامنے نہیں آیا اور جس نے اس کا دعویٰ کیا اس کا پول خود ہی چند دنوں میں کھل گیا۔

با عمل مسلمانوں کو جنت کی بشارت اور جنتی نعمتوں کا بیان

وَالْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

وَ	الْحِجَارَةُ	اُعِدَّتْ (1)	لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۴﴾ (2)	وَ	بَشِّرِ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
اور	پتھر (ہیں)	تیار کی گئی (ہے)	کافروں کے لئے	اور	خوشخبری دو	ان کو جو	ایمان لائے

اور پتھر ہیں۔ وہ کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے ○ اور ان لوگوں کو خوشخبری دو جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

وَ	عَمِلُوْا	الصّٰلِحٰتِ	اَنَّ	لَهُمْ	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ	تَحْتِهَا
اور	عمل کئے	نیک، اچھے	کہ	ان کے لئے	جنتیں، باغات	بہتی ہیں	سے	ان کے نیچے

اور انہوں نے اچھے عمل کئے کہ ان کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے

الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا

الْاَنْهٰرُ	كُلَّمَا	رُزِقُوْا	مِنْهَا	مِنْ	ثَمَرَةٍ	رِزْقًا	قَالُوْا
نہریں	جب کبھی	انہیں دیا جائے گا	ان (باغوں) سے	سے (کوئی)	پھل	کھانے کو	کہیں گے

نہریں بہہ رہی ہیں۔ جب انہیں ان باغوں سے کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا تو کہیں گے،

هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ

هٰذَا	الَّذِيْ	رُزِقْنَا	مِنْ	قَبْلُ	وَ	اُتُوْا	بِهٖ
یہ	(وہی ہے) جو	ہمیں دیا گیا	سے	پہلے	اور (حالانکہ)	انہیں دیا گیا	اس کے ساتھ

یہ تو وہی رزق ہے جو ہمیں پہلے دیا گیا تھا حالانکہ انہیں

مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙۗ وَّهُمْ فِيْهَا

مُتَشَابِهًا	وَ	لَهُمْ	فِيْهَاۤ	اَزْوَاجٌ	مُطَهَّرَةٌ	وَ	هُمْ	فِيْهَا
ملتا جلتا	اور	ان کے لئے	ان (باغوں) میں	بیویاں	پاکیزہ	اور	وہ	ان (باغوں) میں

ملتا جلتا پھل (پہلے) دیا گیا تھا اور ان (جنتیوں) کے لئے ان باغوں میں پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور وہ ان باغوں میں

(1) اس سے معلوم ہوا کہ دوزخ پیدا ہو چکی ہے کیونکہ یہاں ماضی کے الفاظ ہیں۔

(2) "کافروں کے لئے" فرمانے میں یہ بھی اشارہ ہے کہ مومنین اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جہنم میں ہمیشہ کے داخلے سے محفوظ رہیں گے کیونکہ جہنم بطورِ خاص کافروں کے لئے پیدا کی گئی ہے۔

قرآن مجید میں بیان کی گئی مثالوں کا مقصد اور انہیں سن کر مسلمانوں اور کافروں کے طرزِ عمل میں فرق

خٰلِدُوْنَ ﴿٢٥﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖۤ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا

خٰلِدُوْنَ ﴿٢٥﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا یَسْتَحْیٖۤ (1)	اَنْ	یَّضْرِبَ	مَثَلًا
ہمیشہ رہنے والے	بیشک	اللہ	حیا نہیں فرماتا	کہ	ذکر فرمائے، بیان کرے	مثال

ہمیشہ رہیں گے ○ بیشک اللہ اس سے حیا نہیں فرماتا کہ مثال سمجھانے کے لئے کیسی ہی چیز کا ذکر فرمائے

مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

مَّا	بَعُوْضَةً	فَمَا	فَوْقَهَا	فَاَمَّا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
کوئی سی	مچھر (کی)	یا جو	اس سے اوپر	پس بہر حال	وہ لوگ جو	ایمان لائے

مچھر ہو یا اس سے بڑھ کر۔ بہر حال ایمان والے

فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ

فَیَعْلَمُوْنَ	اَنَّهُ	الْحَقُّ	مِنْ	رَّبِّهِمْ	وَ	اَمَّا	الَّذِیْنَ
تو وہ جانتے ہیں	کہ وہ	حق (ہے)	کی طرف سے	ان کے رب	اور	بہر حال	وہ لوگ جو

تو جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے اور رہے

كَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ یُضِلُّ

وقف لازم

كَفَرُوْا	فَیَقُوْلُوْنَ	مَاذَاۤ	اَرَادَ	اللّٰهُ	بِهٰذَا مَثَلًا	یُضِلُّ
کافر ہوئے	تو وہ کہتے ہیں	کیا	ارادہ کیا	اللہ (نے)	اس مثال کے ساتھ	وہ گمراہ کرتا ہے

کافر تو وہ کہتے ہیں، اس مثال سے اللہ کی مراد کیا ہے؟ اللہ بہت سے

بِهٖ كَثِیْرًا ۙ وَّ یَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا ؕ

بِهٖ	كَثِیْرًا (2)	وَّ	یَهْدِیْ	بِهٖ	كَثِیْرًا
اس کے ذریعے	بہت سے (لوگوں کو)	اور	ہدایت دیتا ہے	اس کے ذریعے	بہت سے (لوگوں کو)

لوگوں کو اس کے ذریعے گمراہ کرتا ہے اور بہت سے لوگوں کو ہدایت عطا فرماتا ہے

(1)۔۔۔ حیاء کا معنی ہے "بدنامی اور برائی کے خوف سے دل میں کسی کام سے رکاوٹ پیدا ہونا" اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے اور یہاں اس سے مراد "مثالیں بیان کرنے کو نہ چھوڑنا" ہے۔

(2)۔۔۔ نزولِ قرآن کا اصل مقصد ہدایت دینا ہے لیکن بہت سے لوگ اس کا انکار کر کے، یا مذاق اڑا کر، یا غلط معنی مراد لے کر گمراہ ہو جاتے ہیں، اس اعتبار سے یہاں قرآن کے ذریعے گمراہ کرنے کا فرمایا گیا ہے۔

فاسقوں کی تین علامات: عہد شکنی، قطع تعلقی اور فساد پھیلانا

وَ مَا يُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ۙ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ

وَ	مَا يُضِلُّ	بِهٖۤ	اِلَّا	الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾	الَّذِيْنَ	يَنْقُضُوْنَ
اور	وہ نہیں گمراہ کرتا	اس کے ذریعے	مگر	فاسقوں، نافرمانوں (کو)	وہ لوگ جو	توڑ دیتے ہیں

اور وہ اس کے ذریعے صرف نافرمانوں ہی کو گمراہ کرتا ہے ○ وہ لوگ جو

عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۪ وَ يَقْطَعُوْنَ

عَهْدَ	اللّٰهِ	مِنْۢ	بَعْدِ	مِيْثَاقِهٖ	وَ	يَقْطَعُوْنَ
عہد، وعدہ	اللہ (کا)	سے	بعد	اس کے مضبوط ہونے، پختہ ہونے (کے)	اور	کاٹتے ہیں

اللہ کے وعدے کو پختہ ہونے کے بعد توڑ ڈالتے ہیں اور اس چیز کو کاٹتے ہیں

مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ

مَاۤ	اَمَرَ	اللّٰهُ	بِهٖۤ	اَنْ يُّوْصَلَ	وَ	يُفْسِدُوْنَ	فِي الْاَرْضِ
جسے	حکم دیا	اللہ (نے)	اس کا	کہ اسے جوڑا جائے	اور	فساد کرتے ہیں	زمین میں

جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں

قدرتِ الٰہی کی نشانیاں: انسان کی تخلیق، اسے موت دینا اور زمین و آسمان کی پیدائش

اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ

اُولٰٓىِٕكَ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾	كَيْفَ	تَكْفُرُوْنَ	بِاللّٰهِ	وَ
یہ لوگ	وہ	خسارہ، نقصان اٹھانے والے	کیسے	تم کفر کرتے ہو	اللہ کے ساتھ	اور (حالانکہ)

تو یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں ○ تم کیسے اللہ کے منکر ہو سکتے ہو حالانکہ

كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ

كُنْتُمْ	اَمْوَاتًا	فَاَحْيَاكُمْ (1)	ثُمَّ	يُمِيْتُكُمْ	ثُمَّ
تم تھے	مردہ	تو اس نے زندہ کیا تمہیں	پھر	موت دے گا تمہیں	پھر

تم مردہ تھے تو اس نے تمہیں پیدا کیا پھر

(1)...اس آیت میں غور کریں تو ہم مسلمانوں کے لئے بھی نصیحت ہے کہ ہم بھی کچھ نہ تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں زندگی عطا کی اور زندگی گزارنے کے لوازمات اور نعمتوں سے نوازا تو اس کی عطاؤں سے فائدہ اٹھا کر اس کی یاد سے غافل ہونا اور ناشکری اور غفلت کی زندگی گزارنا کسی طرح ہمارے شایانِ شان نہیں ہے۔

يُحۡيِيۡكُمۡ ثُمَّ اِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۲۸﴾ هُوَ الَّذِىۡ خَلَقَ

يُحۡيِيۡكُمۡ	ثُمَّ	اِلَيۡهِ	تُرۡجَعُوۡنَ﴿۲۸﴾	هُوَ	الَّذِىۡ	خَلَقَ
زندہ کرے گا تمہیں	پھر	اس کی طرف	تم لوٹائے جاؤ گے	وہ	جس نے	پیدا کیا، بنایا

وہ تمہیں موت دے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا پھر اسی کی طرف تمہیں لوٹایا جائے گا ○ وہی ہے جس نے

لَكُمۡ مَّا فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا ۚ ثُمَّ اسۡتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ

لَكُمۡ	مَا[1]	فِى الۡاَرۡضِ	جَمِيۡعًا	ثُمَّ	اسۡتَوٰٓى	اِلَى	السَّمَآءِ
تمہارے لئے	جو	زمین میں	سب	پھر	قصد فرمایا	کی طرف	آسمان

جو کچھ زمین میں ہے سب تمہارے لئے بنایا پھر اس نے آسمان کے بنانے کا قصد فرمایا

فَسَوّٰىهُنَّ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿۲۹﴾ ع وَاِذۡ

فَسَوّٰىهُنَّ	سَبۡعَ	سَمٰوٰتٍ	وَ	هُوَ	بِكُلِّ شَىۡءٍ	عَلِيۡمٌ﴿۲۹﴾	وَ	اِذۡ
تو ٹھیک بنایا انہیں	سات	آسمان	اور	وہ	ہر چیز کو	جاننے والا	اور	جب

تو ٹھیک سات آسمان بنائے اور وہ ہر شے کا خوب علم رکھتا ہے ○ اور یاد کرو جب

ع

حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کا واقعہ، انہیں خلیفہ بنانا اور علم عطا فرمانا

قَالَ رَبُّكَ لِلۡمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىۡ جَاعِلٌ فِى الۡاَرۡضِ

قَالَ	رَبُّكَ	لِلۡمَلٰٓئِكَةِ[2]	اِنِّىۡ	جَاعِلٌ	فِى الۡاَرۡضِ
کہا، فرمایا	تیرے رب (نے)	فرشتوں سے	بیشک میں	بنانے والا (ہوں)	زمین میں

تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا: میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں

خَلِيۡفَةً ؕ قَالُوۡٓا اَتَجۡعَلُ فِيۡهَا مَنۡ يُّفۡسِدُ

خَلِيۡفَةً	قَالُوۡٓا	اَتَجۡعَلُ	فِيۡهَا	مَنۡ	يُّفۡسِدُ
نائب، خلیفہ	انہوں نے کہا	کیا تو بنائے گا	اس میں	جو	فساد کرے، پھیلائے گا

تو انہوں نے عرض کیا: کیا تو زمین میں اسے نائب بنائے گا جو اس میں فساد پھیلائے گا

1 ...اس سے معلوم ہوا کہ جس چیز سے اللہ تعالیٰ نے منع نہیں فرمایا وہ ہمارے لئے مباح و حلال ہے۔

2 ...فرشتوں کو خلیفہ بنانے کی خبر ظاہری طور پر مشورے کے انداز میں دی گئی ورنہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اسے کسی سے مشورے کی حاجت ہو۔

حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو علم الاسماء سکھایا جانا اور فرشتوں پر فضیلت

فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ

فِيهَا	وَ	يَسْفِكُ	الدِّمَآءَ	وَ	نَحْنُ	نُسَبِّحُ	بِحَمْدِكَ
اس میں	اور	بہائے گا	خون	اور (حالانکہ)	ہم	تسبیح کرتے ہیں	تیری حمد کے ساتھ

اور خون بہائے گا حالانکہ ہم تیری حمد کرتے ہوئے تیری تسبیح کرتے ہیں

وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّيٓ أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿۳۰﴾

وَ	نُقَدِّسُ	لَكَ	قَالَ	إِنِّيٓ	أَعْلَمُ	مَا	لَا تَعْلَمُونَ ﴿۳۰﴾
اور	پاکی بیان کرتے ہیں	تیری	فرمایا	بیشک میں	جانتا ہوں	جو	تم نہیں جانتے

اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔ فرمایا: بیشک میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ○

وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى

وَ	عَلَّمَ	آدَمَ	الْأَسْمَآءَ	كُلَّهَا	ثُمَّ	عَرَضَهُمْ	عَلَى
اور	اس نے سکھا دیے	آدم (کو)	نام	تمام (اشیاء کے)	پھر	پیش کیا انہیں	پر

اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھا دیے پھر ان سب اشیاء کو

الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ أَنْۢبِـُٔونِي بِأَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ﴿۳۱﴾

الْمَلٰٓئِكَةِ	فَقَالَ	أَنْۢبِـُٔونِي	بِأَسْمَآءِ (1)	هٰٓؤُلَآءِ	إِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِينَ ﴿۳۱﴾
فرشتوں	تو فرمایا	مجھے بتاؤ	نام	ان کے	اگر	تم ہو	سچے

فرشتوں کے سامنے پیش کرکے فرمایا: اگر تم سچے ہو تو ان کے نام تو بتاؤ ○

قَالُوا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۖ

قَالُوا	سُبْحٰنَكَ	لَا	عِلْمَ	لَنَآ	إِلَّا	مَا	عَلَّمْتَنَا (2)
انہوں نے کہا	تو پاک ہے	نہیں	علم	ہمیں	مگر	جو	تو نے سکھایا ہمیں

(فرشتوں نے) عرض کی: (اے اللہ!) تو پاک ہے ہمیں تو صرف اتنا علم ہے جتنا تو نے ہمیں سکھا دیا،

(1)...اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے فرشتوں پر افضل ہونے کا سبب علم ظاہر فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ علم خلوتوں اور تنہائیوں کی عبادت سے افضل ہے۔

(2)...اس آیت سے انسان کی شرافت اور علم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف تعلیم کی نسبت کرنا صحیح ہے اگرچہ اس کو معلم نہ کہا جائے گا کیونکہ معلم پیشہ ور تعلیم دینے والے کو کہتے ہیں۔

علمِ الٰہی پر فرشتوں کا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو سجدہ کرنا جبکہ ابلیس کا انکار و تکبر

إِنَّكَ أَنتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿٣٢﴾ قَالَ يَا آدَمُ أَنبِئْهُم بِأَسْمَائِهِمْ

إِنَّكَ	أَنتَ	الْعَلِيمُ	الْحَكِيمُ ﴿٣٢﴾	قَالَ	يَا آدَمُ	أَنبِئْهُم	بِأَسْمَائِهِمْ
بیشک تو	تو	علم والا	حکمت والا	فرمایا	اے آدم	بتادو انہیں	ان (اشیاء) کے نام

بے شک تو ہی علم والا، حکمت والا ہے ○ (پھر اللہ نے) فرمایا: اے آدم! تم انہیں ان اشیاء کے نام بتادو۔

فَلَمَّا أَنبَأَهُم بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ

فَلَمَّا	أَنبَأَهُم	بِأَسْمَائِهِمْ	قَالَ	أَلَمْ أَقُل	لَّكُمْ
توجب	اس نے بتادیئے انہیں	ان (اشیاء) کے نام	فرمایا	کیا میں نے نہ کہا	تم سے

توجب آدم نے انہیں ان اشیاء کے نام بتادیئے تو (اللہ نے) فرمایا: (اے فرشتو!) کیا میں نے تمہیں نہ کہا تھا

إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ

إِنِّي	أَعْلَمُ	غَيْبَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْأَرْضِ	وَ	أَعْلَمُ
بیشک میں	جانتا ہوں	پوشیدہ، چھپی	آسمانوں	اور	زمین (کی)	اور	جانتا ہوں

کہ میں آسمانوں اور زمین کی تمام چھپی چیزیں جانتا ہوں اور میں جانتا ہوں

مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿٣٣﴾ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ

مَا	تُبْدُونَ	وَ	مَا	كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿٣٣﴾	وَ	إِذْ	قُلْنَا	لِلْمَلَائِكَةِ
جو	تم ظاہر کرتے ہو	اور	جو	تم چھپاتے تھے	اور	جب	ہم نے کہا	فرشتوں سے

جو کچھ تم ظاہر کرتے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو ○ اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ

اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ

اسْجُدُوا	لِآدَمَ	فَسَجَدُوا [1]	إِلَّا	إِبْلِيسَ	أَبَىٰ	وَ	اسْتَكْبَرَ [2]
سجدہ کرو	آدم کو	تو انہوں نے سجدہ	مگر	ابلیس، شیطان	اس نے انکار کیا	اور	تکبر کیا

آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے علاوہ سب نے سجدہ کیا۔ اس نے انکار کیا اور تکبر کیا

1 ...... فرشتوں نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو تعظیمی سجدہ کیا تھا اور وہ باقاعدہ پیشانی زمین پر رکھنے کی صورت میں تھا، صرف سر جھکانا نہ تھا۔

2 ...... اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ تکبر ایسا خطرناک عمل ہے کہ یہ بعض اوقات بندے کو کفر تک پہنچا دیتا ہے، اس لئے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ تکبر کرنے سے بچے۔

وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۴﴾ وَ قُلْنَا یٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ

وَ	كَانَ	مِنَ	الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۴﴾	وَ	قُلْنَا	یٰۤاٰدَمُ	اسْكُنْ	اَنْتَ	وَ
اور	ہو گیا	سے	کافروں	اور	ہم نے کہا	اے آدم	رہو	تم	اور

اور کافر ہو گیا ○ اور ہم نے فرمایا: اے آدم! تم اور

زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَ كُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا۪ وَ

زَوْجُكَ	الْجَنَّةَ	وَ	كُلَا	مِنْهَا	رَغَدًا	حَیْثُ	شِئْتُمَا	وَ
تمہاری بیوی	جنت (میں)	اور	کھاؤ	اس سے	روک ٹوک کے بغیر	جہاں	تم چاہو	اور

تمہاری بیوی جنت میں رہو اور بغیر روک ٹوک کے جہاں تمہارا جی چاہے کھاؤ البتہ

لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۳۵﴾

لَا تَقْرَبَا	هٰذِهِ	الشَّجَرَةَ	فَتَكُوْنَا	مِنَ	الظّٰلِمِیْنَ ﴿۳۵﴾ (1)
قریب نہ جانا تم دونوں	اس	درخت (کے)	(اگر گئے) تو ہو جاؤ گے	سے	ظالموں

اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ حد سے بڑھنے والوں میں شامل ہو جاؤ گے ○

فَاَزَلَّهُمَا الشَّیْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا

فَاَزَلَّهُمَا (2)	الشَّیْطٰنُ	عَنْهَا	فَاَخْرَجَهُمَا
پس پھسلا دیا، لغزش دی انہیں	شیطان (نے)	اس (جنت یا درخت) سے	تو نکلوا دیا انہیں

تو شیطان نے ان دونوں کو جنت سے لغزش دی پس انہیں وہاں سے نکلوا دیا

مِمَّا كَانَا فِیْهِ۪ وَ قُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ

مِمَّا	كَانَا	فِیْهِ	وَ	قُلْنَا	اهْبِطُوْا	بَعْضُكُمْ	لِبَعْضٍ
(اس) سے جو	وہ تھے	اس میں	اور	ہم نے کہا	نیچے اتر جاؤ	تمہارے بعض	بعض کے

جہاں وہ رہتے تھے اور ہم نے فرمایا: تم نیچے اتر جاؤ۔ تم ایک دوسرے کے

(1)...... اللہ تعالیٰ مالک ہے، وہ اپنے مقبول بندوں کو جو چاہے فرمائے، کسی دوسرے کو یہ حق حاصل نہیں کہ اسے بنیاد بنا کر انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے بارے خلاف ادب کلمات کہے۔

(2)...... تلاوت قرآن کے علاوہ اپنی طرف سے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف نافرمانی و گناہ کی نسبت کرنا حرام بلکہ علماء کرام کی ایک جماعت نے اسے کفر بتایا ہے۔

عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ إِلَىٰ

عَدُوٌّ	وَ	لَكُمْ	فِي الْأَرْضِ	مُسْتَقَرٌّ	وَّ	مَتَاعٌ	إِلَىٰ
دشمن	اور	تمہارے لئے	زمین میں	جائے قرار، ٹھکانہ	اور	سامانِ زندگی	تک

دشمن بنو گے اور تمہارے لئے ایک خاص وقت تک زمین میں ٹھکانہ اور (زندگی گزارنے کا)

حِينٍ ﴿٣٦﴾ فَتَلَقَّىٰ آدَمُ مِن رَّبِّهِ كَلِمَاتٍ

حِينٍ ﴿٣٦﴾	فَتَلَقَّىٰ	آدَمُ	مِن	رَّبِّهِ	كَلِمَاتٍ
وقت	پھر سیکھ لئے	آدم (نے)	سے	اپنے رب	کچھ کلمات

سامان ہے ○ پھر آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھ لئے

فَتَابَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿٣٧﴾

فَتَابَ عَلَيْهِ (1)	إِنَّهُ	هُوَ	التَّوَّابُ	الرَّحِيمُ ﴿٣٧﴾
تو اللہ نے توبہ قبول کی اس کی	بیشک وہ	وہ	بہت توبہ قبول کرنے والا	بڑا مہربان

تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی۔ بیشک وہی بہت توبہ قبول کرنے والا بڑا مہربان ہے ○

قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا ۖ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم

قُلْنَا	اهْبِطُوا (2)	مِنْهَا	جَمِيعًا	فَإِمَّا	يَأْتِيَنَّكُم
ہم نے کہا	اتر جاؤ	اس سے	سب	پھر اگر	آئے تمہارے پاس

ہم نے فرمایا: تم سب جنت سے اتر جاؤ پھر اگر تمہارے پاس

مِّنِّي هُدًى فَمَن تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ

مِّنِّي	هُدًى	فَمَن	تَبِعَ	هُدَايَ	فَلَا	خَوْفٌ
میری طرف سے	ہدایت	تو جو	پیروی کرے	میری ہدایت (کی)	تو نہیں	خوف

میری طرف سے کوئی ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کی پیروی کریں گے انہیں نہ کوئی خوف ہو گا

1 ...... جب توبہ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس سے مراد "توبہ قبول کرنا" یا "اللہ تعالیٰ کا اپنی رحمت کے ساتھ بندے پر رجوع فرمانا" ہوتا ہے۔

2 ...... یہاں جمع کے صیغے کے ساتھ سب کو اترنے کا فرمایا، اس میں حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت حوا رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے ساتھ ان کی اولاد بھی مراد ہے جو ابھی حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی پشت میں تھی۔

ع

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَ

عَلَيْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	يَحْزَنُونَ ﴿٣٨﴾	وَ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	وَ
ان پر	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	اور	وہ لوگ جو	کافر ہوئے	اور

اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ اور وہ جو کفر کریں گے اور

كَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿٣٩﴾ ع

كَذَّبُوا	بِاٰيٰتِنَآ	اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِيهَا	خٰلِدُونَ ﴿٣٩﴾
انہوں نے جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	یہ لوگ	آگ والے	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے

میری آیتوں کو جھٹلائیں گے وہ دوزخ والے ہوں گے، وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے ○

يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ

يٰبَنِىْٓ	اِسْرَآءِيلَ (1)	اذْكُرُوا (2)	نِعْمَتِىَ	الَّتِىْٓ	اَنْعَمْتُ
اے بیٹے، اولاد	یعقوب	یاد کرو	میری نعمت، احسان	جو	میں نے انعام کیا

اے یعقوب کی اولاد! یاد کرو میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا

عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوا بِعَهْدِىْٓ اُوفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّاىَ

عَلَيْكُمْ	وَ	اَوْفُوا	بِعَهْدِىْٓ	اُوفِ	بِعَهْدِكُمْ	وَ	اِيَّاىَ
تم پر	اور	پورا کرو	میرے عہد کو	میں پورا کروں گا	تمہارے عہد کو	اور	مجھ سے

اور میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا اور صرف مجھ سے

فَارْهَبُونِ ﴿٤٠﴾ وَاٰمِنُوا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا

فَارْهَبُونِ ﴿٤٠﴾	وَ	اٰمِنُوا	بِمَآ	اَنْزَلْتُ	مُصَدِّقًا	لِّمَا
پس ڈرو مجھ سے	اور	ایمان لاؤ	(اس) پر جو	میں نے نازل کیا	تصدیق کرنے والا	(اس) کی جو

ڈرو ○ اور ایمان لاؤ اس (کتاب) پر جو میں نے اتاری ہے وہ تمہارے پاس موجود کتاب کی تصدیق

بنی اسرائیل کو نعمتوں کی یاد دہانی اور چند احکام، عہد پورا کرنے، حق و باطل کو نہ ملانے، نماز، زکوٰۃ کی پابندی وغیرہ

(1)...... اس آیت میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانے کے یہودیوں کو مخاطب کرکے کلام فرمایا گیا ہے۔

(2)...... یہاں یاد کرنے سے مراد صرف زبان سے تذکرہ کرنا نہیں ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و بندگی کرکے ان نعمتوں کا شکر بجالائیں کیونکہ کسی نعمت کا شکر نہ کرنا اس کو بھلا دینے کے مترادف ہے۔

مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْۤا اَوَّلَ كَافِرٍۭ بِهٖ ۪ وَ

مَعَكُمْ	وَ	لَا تَكُوْنُوْۤا	اَوَّلَ	كَافِرٍۭ	بِهٖ	وَ
تمہارے ساتھ (ہے)	اور	نہ ہو جاؤ	سب سے پہلے	انکار کرنے والے	اس کا	اور

کرنے والی ہے اور سب سے پہلے اس کا انکار کرنے والے نہ بنو اور

لَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ۫ وَّ اِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾

لَا تَشْتَرُوْا	بِاٰیٰتِیْ	ثَمَنًا	قَلِیْلًا	وَّ	اِیَّایَ	فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾
نہ خریدو، نہ لو تم	میری آیتوں کے بدلے	قیمت	تھوڑی	اور	مجھ سے	پس تم ڈرو مجھ سے

میری آیتوں کے بدلے تھوڑی قیمت نہ وصول کرو اور مجھ ہی سے ڈرو ○

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ

وَ	لَا تَلْبِسُوا	الْحَقَّ	بِالْبَاطِلِ (1)	وَ	تَكْتُمُوا	الْحَقَّ	وَ	اَنْتُمْ
اور	نہ ملاؤ تم	حق	باطل کے ساتھ	اور	(نہ) چھپاؤ تم	حق	اور (حالانکہ)	تم

اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور جان بوجھ کر

تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ

تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾	وَ	اَقِیْمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ	ارْكَعُوْا	مَعَ
جانتے ہو	اور	قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو	زکوٰۃ	اور	رکوع کرو	ساتھ

حق نہ چھپاؤ ○ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں

الرّٰكِعِیْنَ ﴿۴۳﴾ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ

الرّٰكِعِیْنَ ﴿۴۳﴾	اَ	تَاْمُرُوْنَ	النَّاسَ	بِالْبِرِّ	وَ	تَنْسَوْنَ
رکوع کرنے والوں (کے)	کیا	تم حکم دیتے ہو	لوگوں (کو)	نیکی کا	اور	بھول جاتے ہو

کے ساتھ رکوع کرو ○ کیا تم لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو

بنی اسرائیل کا دوسروں کو نیکی کا حکم دینا اور اپنے آپ کو بھلا دینا

(1)......اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر ایک کو چاہئے کہ وہ حق کو باطل سے نہ ملائے اور نہ ہی حق کو چھپائے کیونکہ اس میں فساد اور نقصان ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حق بات جاننے والے پر اسے ظاہر کرنا واجب ہے اور حق بات کو چھپانا اس پر حرام ہے۔

اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾

اَنْفُسَكُمْ	وَ	اَنْتُمْ	تَتْلُوْنَ	الْكِتٰبَ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾ (1)
اپنی جانیں	اور (حالانکہ)	تم	تلاوت کرتے ہو، پڑھتے ہو	کتاب	تو کیا تم عقل نہیں رکھتے

بھولتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو تو کیا تمہیں عقل نہیں ○

صبر اور نماز سے مدد حاصل کرنے کا حکم

وَ اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِؕ وَ اِنَّهَا لَكَبِیْرَةٌ

وَ	اسْتَعِیْنُوْا	بِالصَّبْرِ	وَ	الصَّلٰوةِ (2)	وَ	اِنَّهَا	لَكَبِیْرَةٌ
اور	مدد طلب کرو	صبر سے	اور	نماز (سے)	اور	بیشک وہ (نماز)	ضرور بھاری (ہے)

اور صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو اور بیشک نماز ضرور بھاری ہے

اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِیْنَ ﴿۴۵﴾ۙ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ

اِلَّا	عَلَى	الْخٰشِعِیْنَ ﴿۴۵﴾	الَّذِیْنَ	یَظُنُّوْنَ	اَنَّهُمْ	مُّلٰقُوْا	رَبِّهِمْ
مگر	پر	ڈرنے والوں	وہ لوگ جو	یقین رکھتے ہیں	کہ وہ	ملنے والے ہیں	اپنے رب (سے)

مگر ان پر جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں ○ جنہیں یقین ہے کہ انہیں اپنے رب سے ملنا ہے

یہودیوں کو نعمتوں کی تفصیل یاد دلائی

ع ۵

وَ اَنَّهُمْ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۴۶﴾ؑ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا

وَ	اَنَّهُمْ	اِلَیْهِ	رٰجِعُوْنَ ﴿۴۶﴾	یٰبَنِیْۤ	اِسْرَآءِیْلَ	اذْكُرُوْا
اور	بیشک وہ	اسی کی طرف	لوٹنے والے ہیں	اے بیٹے، اولاد	یعقوب	یاد کرو

اور انہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ○ اے یعقوب کی اولاد! یاد کرو

نِعْمَتِیَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَ اَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ

نِعْمَتِیَ	الَّتِیْۤ	اَنْعَمْتُ	عَلَیْكُمْ	وَ	اَنِّیْ	فَضَّلْتُكُمْ
میری نعمت، احسان	جو	میں نے انعام کیا	تم پر	اور	بیشک میں (نے)	فضیلت دی تمہیں

میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا اور یہ کہ میں نے تمہیں اس سارے زمانے پر فضیلت

(1)…… اس آیت کا شانِ نزول خاص ہونے کے باوجود حکم عام ہے اور ہر نیکی کا حکم دینے والے کے لئے اس میں تازیانہ عبرت ہے۔

(2)…… صبر کی وجہ سے قلبی قوت میں اضافہ اور نماز کی برکت سے اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط ہوتا ہے اور یہ دونوں چیزیں پریشانیوں کو برداشت کرنے اور انہیں دور کرنے میں سب سے بڑی معاون ہیں۔

یہودیوں کو فکرِ آخرت کا حکم

عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۷﴾ وَ اتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْــٴًـا

عَلَى	الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۷﴾ (1)	وَ	اتَّقُوْا	یَوْمًا	لَّا تَجْزِیْ	نَفْسٌ	عَنْ	نَّفْسٍ	شَیْــٴًـا
پر	سارے جہان	اور	ڈرو	دن (سے)	بدلہ نہ دے گی	کوئی جان	سے	کسی جان	کچھ

عطا فرمائی ○ اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی جان کسی دوسرے کی طرف سے بدلہ نہ دے گی

وَّ لَا یُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا یُؤْخَذُ مِنْهَا

وَّ	لَا یُقْبَلُ	مِنْهَا	شَفَاعَةٌ	وَّ	لَا یُؤْخَذُ	مِنْهَا
اور	نہیں قبول کی جائے گی	اس سے	شفاعت، سفارش	اور	نہیں لیا جائے گا	اس سے

اور نہ کوئی سفارش مانی جائے گی اور نہ اس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا

فرعون کے بنی اسرائیل پر مظالم اور اللہ تعالیٰ کا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے وسیلے سے انہیں نجات دینا

عَدْلٌ وَّ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ اِذْ نَجَّیْنٰكُمْ

عَدْلٌ	وَّ	لَا	هُمْ	یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾ (2)	وَ	اِذْ	نَجَّیْنٰكُمْ
بدلہ، معاوضہ	اور	نہ	وہ	مدد کئے جائیں گے	اور	جب	ہم نے نجات دی تمہیں

اور نہ ان کی مدد کی جائے گی ○ اور (یاد کرو) جب ہم نے تمہیں

مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ یُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ

مِّنْ	اٰلِ فِرْعَوْنَ	یَسُوْمُوْنَكُمْ	سُوْٓءَ	الْعَذَابِ	یُذَبِّحُوْنَ	اَبْنَآءَكُمْ
سے	فرعون والوں	تمہیں پہنچاتے	برا	عذاب	وہ ذبح کرتے	تمہارے بیٹے

فرعونیوں سے نجات دی جو تمہیں بہت برا عذاب دیتے تھے، تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے

وَ یَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَ فِیْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ

وَ	یَسْتَحْیُوْنَ	نِسَآءَكُمْ	وَ	فِیْ	ذٰلِكُمْ	بَلَآءٌ
اور	زندہ چھوڑ دیتے	تمہاری عورتیں، بچیاں	اور	میں	اس	آزمائش (تھی)

اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دیتے اور اس میں

(1)......اس سے مراد یہ ہے کہ بنی اسرائیل کو ان کے زمانے میں تمام لوگوں پر فضیلت عطا کی گئی، اور جب حضور پرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی آمد ہوئی تو یہ فضیلت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی امت کی طرف منتقل ہو گئی۔

(2)......اس سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن کافر کو نہ کوئی کافر نفع پہنچا سکے گا اور نہ کوئی مسلمان، اس دن شفاعت صرف مسلمان کے لئے ہو گی۔

بنی اسرائیل کے لئے دریا میں راستے بنائے گئے اور فرعونیوں کو غرق کیا گیا

مِّنۡ رَّبِّكُمۡ عَظِيۡمٌ ﴿۴۹﴾ وَاِذۡ فَرَقۡنَا بِكُمُ الۡبَحۡرَ

مِّنۡ	رَّبِّكُمۡ	عَظِيۡمٌ ﴿۴۹﴾	وَ	اِذۡ	فَرَقۡنَا	بِكُمُ	الۡبَحۡرَ
کی طرف سے	تمہارے رب	بڑی	اور	جب	ہم نے پھاڑ دیا	تمہارے لئے	دریا

تمہارے رب کی طرف سے بڑی آزمائش تھی ○ اور (یاد کرو) جب ہم نے تمہارے لئے دریا کو پھاڑ دیا

تورات عطا کئے جانے کا وعدہ، بنی اسرائیل کی بچھڑا پرستی اور اس سے توبہ و معافی

فَاَنۡجَيۡنٰكُمۡ وَاَغۡرَقۡنَاۤ اٰلَ فِرۡعَوۡنَ وَاَنۡتُمۡ تَنۡظُرُوۡنَ ﴿۵۰﴾ وَ

فَاَنۡجَيۡنٰكُمۡ	وَ	اَغۡرَقۡنَاۤ	اٰلَ فِرۡعَوۡنَ	وَ	اَنۡتُمۡ	تَنۡظُرُوۡنَ ﴿۵۰﴾	وَ
تو ہم نے نجات دی تمہیں	اور	غرق کردیئے	فرعون والے	اور	تم	دیکھ رہے تھے	اور

تو ہم نے تمہیں بچالیا اور فرعونیوں کو تمہاری آنکھوں کے سامنے غرق کردیا ○ اور

اِذۡ وٰعَدۡنَا مُوۡسٰۤى اَرۡبَعِيۡنَ لَيۡلَةً ثُمَّ اتَّخَذۡتُمُ

اِذۡ	وٰعَدۡنَا	مُوۡسٰۤى	اَرۡبَعِيۡنَ لَيۡلَةً [1]	ثُمَّ	اتَّخَذۡتُمُ
جب	ہم نے وعدہ فرمایا	موسیٰ (سے)	چالیس راتوں (کا)	پھر	تم نے بنالیا، اختیار کرلیا

یاد کرو جب ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ فرمایا پھر اس کے پیچھے تم نے

الۡعِجۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ وَاَنۡتُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ عَفَوۡنَا

الۡعِجۡلَ	مِنۡۢ	بَعۡدِهٖ	وَ	اَنۡتُمۡ	ظٰلِمُوۡنَ ﴿۵۱﴾	ثُمَّ	عَفَوۡنَا
بچھڑا (بطورِ معبود)	سے	اس کے بعد	اور	تم	ظلم کرنے والے	پھر	ہم نے معاف کیا، درگزر کیا

بچھڑے کی پوجا شروع کردی اور تم واقعی ظالم تھے ○ پھر اس کے بعد ہم نے

بنی اسرائیل کی ہدایت کے لئے تورات عطا کی گئی

عَنۡكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۵۲﴾ وَاِذۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسَى

عَنۡكُمۡ	مِّنۡ	بَعۡدِ ذٰلِكَ	لَعَلَّكُمۡ	تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۵۲﴾	وَ	اِذۡ	اٰتَيۡنَا	مُوۡسَى
تم سے	سے	اس کے بعد	تاکہ تم	شکر ادا کرو	اور	جب	ہم نے دی	موسیٰ (کو)

تمہیں معافی عطا فرمائی تاکہ تم شکر ادا کرو ○ اور یاد کرو جب ہم نے موسیٰ کو

[1]...... فرعون اور فرعونیوں کی ہلاکت کے بعد جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بنی اسرائیل کو لے کر مصر کی طرف لوٹے تو ان کی درخواست پر اللہ تعالیٰ نے تورات عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا اور اس کے لئے تیس دن اور پھر دس دن کا اضافہ کرکے چالیس دن کی مدت مقرر ہوئی۔

بنی اسرائیل کی بچھڑے کی پوجا

الْكِتٰبَ وَ الْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى

الْكِتٰبَ	وَ	الْفُرْقَانَ	لَعَلَّكُمْ	تَهْتَدُوْنَ ﴿۵۳﴾	وَ	اِذْ	قَالَ	مُوْسٰى
کتاب	اور	حق و باطل میں فرق کرنا	تاکہ تم	ہدایت پا جاؤ	اور	جب	کہا	موسیٰ (نے)

کتاب عطا کی اور حق و باطل میں فرق کرنا تاکہ تم ہدایت پا جاؤ ○ اور یاد کرو جب موسیٰ نے

لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ

لِقَوْمِهٖ	يٰقَوْمِ	اِنَّكُمْ	ظَلَمْتُمْ	اَنْفُسَكُمْ
اپنی قوم سے	اے میری قوم	بیشک تم	تم نے ظلم کیا	اپنی جانوں (پر)

اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم تم نے بچھڑے (کو معبود) بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا

بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْۤا اِلٰى

بِاتِّخَاذِكُمُ	الْعِجْلَ	فَتُوْبُوْۤا	اِلٰى
تمہارے بنانے کے، اختیار کرلینے کے سبب	بچھڑا (بطورِ معبود)	تو تم توبہ کرو	کی طرف

لہٰذا (اب) اپنے پیدا کرنے والے کی بارگاہ میں توبہ کرو

بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

بَارِئِكُمْ	فَاقْتُلُوْۤا [1]	اَنْفُسَكُمْ	ذٰلِكُمْ	خَيْرٌ	لَّكُمْ
اپنے پیدا کرنے والے	پس تم قتل کرو	اپنی جانیں، اپنے لوگ	یہ	بہتر (ہے)	تمہارے لئے

(یوں) کہ تم اپنے لوگوں کو قتل کرو۔ یہ تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک

عِنْدَ بَارِئِكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ

عِنْدَ	بَارِئِكُمْ	فَتَابَ عَلَيْكُمْ	اِنَّهٗ	هُوَ
نزدیک	تمہیں پیدا کرنے والے (کے)	تو اس نے توبہ قبول کی تمہاری	بیشک وہ	وہ

تمہارے لیے بہتر ہے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی بیشک وہی

[1]... اس آیت سے معلوم ہوا کہ شرک کرنے سے مسلمان مرتد ہو جاتا ہے اور مرتد کی سزا قتل ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ سے بغاوت کر رہا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کا باغی ہو اسے قتل کر دینا ہی حکمت اور مصلحت کے عین مطابق ہے۔

بنی اسرائیل کا اعلانیہ دیدارِ الٰہی کا مطالبہ کرنا اور اس کا نتیجہ

التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۴﴾ وَ اِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ

التَّوَّابُ	الرَّحِيْمُ ﴿۵۴﴾	وَ	اِذْ	قُلْتُمْ	يٰمُوْسٰى	لَنْ نُّؤْمِنَ
بہت توبہ قبول کرنے والا	مہربان	اور	جب	تم نے کہا	اے موسیٰ	ہم ہر گز یقین نہیں کریں گے

بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ○ اور یاد کرو جب تم نے کہا: اے موسیٰ! ہم ہر گز تمہارا یقین نہ کریں گے

لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَ

لَكَ	حَتّٰى	نَرَى	اللّٰهَ	جَهْرَةً	فَاَخَذَتْكُمُ	الصّٰعِقَةُ	وَ
آپ کا	یہاں تک کہ	ہم دیکھ لیں	اللہ (کو)	اعلانیہ	تو پکڑ لیا تمہیں	کڑک (نے)	اور

جب تک اعلانیہ خدا کو نہ دیکھ لیں تو تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے تمہیں

اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ

اَنْتُمْ	تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ (1)	ثُمَّ	بَعَثْنٰكُمْ	مِّنْۢ	بَعْدِ مَوْتِكُمْ	لَعَلَّكُمْ
تم	دیکھ رہے تھے	پھر	ہم نے زندہ کیا تمہیں	سے	تمہاری موت کے بعد	تاکہ تم

کڑک نے پکڑ لیا ○ پھر تمہاری موت کے بعد ہم نے تمہیں زندہ کیا تاکہ

بنی اسرائیل پر بادل کا سایہ اور من و سلویٰ کا نزول

تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَ ظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ

تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾	وَ	ظَلَّلْنَا	عَلَيْكُمُ	الْغَمَامَ	وَ	اَنْزَلْنَا	عَلَيْكُمُ	الْمَنَّ
شکر ادا کرو	اور	ہم نے سایہ بنادیا	تمہارے اوپر	بادل (کو)	اور	نازل کیا	تمہارے اوپر	مَنّ

تم شکر ادا کرو ○ اور ہم نے تمہارے اوپر بادل کو سایہ بنادیا اور تمہارے اوپر مَن

وَ السَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَ

وَ	السَّلْوٰى (2)	كُلُوْا	مِنْ	طَيِّبٰتِ	مَا	رَزَقْنٰكُمْ	وَ
اور	سلویٰ	کھاؤ	سے	پاکیزہ چیزیں	جو	ہم نے دیں تمہیں	اور

اور سلویٰ اتارا (کہ) ہماری دی ہوئی پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور

1.....اس واقعہ سے شانِ انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام بھی ظاہر ہوئی کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے "ہم آپ کا یقین نہیں کریں گے" کہنے کی شامت میں بنی اسرائیل ہلاک کیے گئے۔

2.....''مَن'' کے بارے میں صحیح قول یہ ہے کہ یہ ترنجبین کی طرح ایک میٹھی چیز تھی اور ''سلویٰ'' کے بارے میں صحیح قول یہ ہے کہ یہ ایک چھوٹا پرندہ تھا۔

مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾

مَا ظَلَمُوْنَا	وَ	لٰكِنْ	كَانُوْۤا	اَنْفُسَهُمْ	يَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾
انہوں نے ہم پر کوئی ظلم نہ کیا، ہمارا کچھ نہ بگاڑا	اور	لیکن	وہ تھے	اپنی جانوں (پر)	ظلم کرتے

انہوں نے ہمارا کچھ نہ بگاڑا بلکہ اپنی جانوں پر ہی ظلم کرتے رہے ○

وَ اِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ

وَ	اِذْ	قُلْنَا	ادْخُلُوْا	هٰذِهِ	الْقَرْيَةَ	فَكُلُوْا	مِنْهَا	حَيْثُ
اور	جب	ہم نے کہا	داخل ہو جاؤ	اس	بستی، شہر (میں)	پھر کھاؤ	اس سے	جہاں

اور جب ہم نے انہیں کہا کہ اس شہر میں داخل ہو جاؤ پھر اس میں جہاں چاہو

شِئْتُمْ رَغَدًا وَّ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ

شِئْتُمْ	رَغَدًا	وَّ	ادْخُلُوا	الْبَابَ	سُجَّدًا	وَّ
تم چاہو	روک ٹوک کے بغیر	اور	داخل ہو	دروازہ (میں)	سجدہ کرنے والے، سجدہ کرتے	اور

بے روک ٹوک کھاؤ اور دروازے میں سجدہ کرتے داخل ہونا اور

قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَ

قُوْلُوْا	حِطَّةٌ	نَّغْفِرْ	لَكُمْ	خَطٰيٰكُمْ	وَ
کہو	ہمارے گناہ معاف ہوں	ہم بخش دیں گے	تمہیں	تمہاری خطائیں	اور

کہتے رہنا، ہمارے گناہ معاف ہوں، ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور

سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ

سَنَزِيْدُ	الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾	فَبَدَّلَ [1]	الَّذِيْنَ
عنقریب زیادہ دیں گے	احسان، نیکی کرنے والوں (کو)	تو بدل دی، تبدیل کردی	وہ لوگ جو (جنہوں نے)

عنقریب ہم نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ عطا فرمائیں گے ○ پھر ان

1 ــــ بنی اسرائیل کو حکم یہ تھا کہ دروازے میں سجدہ کرتے اور زبان سے "حِطَّةٌ" کہتے ہوئے داخل ہوں، انہوں نے دونوں حکموں کی مخالفت کی اور سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونے کی بجائے سرینوں کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور توبہ واستغفار کا کلمہ پڑھنے کی بجائے مذاق کے طور پر "حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ" کہنے لگے جس کا معنی تھا: بال میں دانہ۔

ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ

ظَلَمُوْا	قَوْلًا	غَيْرَ	الَّذِيْ	قِيْلَ	لَهُمْ
ظلم کیا، زیادتی کی	بات	علاوہ، دوسری (بات سے)	جو	کہا گیا	ان سے

ظالموں نے جو اُن سے کہا گیا تھا اسے ایک دوسری بات سے بدل دیا

فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ

فَاَنْزَلْنَا	عَلَى	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	رِجْزًا	مِّنَ	السَّمَآءِ
تو ہم نے نازل کر دیا، اتارا	پر	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	ظلم کیا	عذاب	سے	آسمان

تو ہم نے آسمان سے ان ظالموں پر عذاب نازل کر دیا

بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿٥٩﴾ ع وَ اِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ

ع

بِمَا	كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿٥٩﴾	وَ	اِذِ	اسْتَسْقٰى (1)	مُوْسٰى	لِقَوْمِهٖ
(اس) وجہ سے جو	وہ نافرمانی کرتے تھے	اور	جب	پانی طلب کیا	موسیٰ (نے)	اپنی قوم کے لئے

کیونکہ یہ نافرمانی کرتے رہتے تھے ○ اور یاد کرو، جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی طلب کیا

میدانِ تیہ میں گرمی / اور پیاس لگی تو پانی طلب کرنا اور موسیٰ علیہ السلام کے وسیلہ و معجزے سے انہیں پانی عطا کیا جانا

فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ

فَقُلْنَا	اضْرِبْ	بِّعَصَاكَ	الْحَجَرَ	فَانْفَجَرَتْ (2)	مِنْهُ	اثْنَتَا عَشْرَةَ	عَيْنًا
تو ہم نے کہا	مار	اپنا عصا	پتھر (پر)	تو بہہ نکلے	اس سے	بارہ	چشمے

تو ہم نے فرمایا کہ پتھر پر اپنا عصا مارو، تو فوراً اس میں سے بارہ چشمے بہہ نکلے

قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا

قَدْ	عَلِمَ	كُلُّ	اُنَاسٍ	مَّشْرَبَهُمْ	كُلُوْا	وَ	اشْرَبُوْا
تحقیق، بیشک	جان، پہچان لیا	تمام، ہر	لوگوں، گروہ (نے)	اپنے پینے کی جگہ	کھاؤ	اور	پیو

(اور) ہر گروہ نے اپنے پانی پینے کی جگہ کو پہچان لیا (اور ہم نے فرمایا کہ)

(1)......اس آیت میں لوگوں کا انبیاء کرام علیہم السلام کی بارگاہ میں استعانت کرنے اور انبیاء کرام علیہم السلام کے ان کی مشکل کشائی فرمانے کا ثبوت بھی ہے۔

(2)......پتھر سے چشمہ جاری کرنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عظیم معجزہ تھا جبکہ ہمارے آقا، حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری فرمائے اور یہ اس سے بھی بڑھ کر معجزہ تھا۔

بنی اسرائیل کا من و سلویٰ سے اکتا جانا اور عام غذاؤں کا مطالبہ

مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَ لَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿۶۰﴾ وَ اِذْ قُلْتُمْ

مِنْ	رِّزْقِ اللّٰهِ	وَ	لَا تَعْثَوْا	فِی الْاَرْضِ	مُفْسِدِیْنَ ﴿۶۰﴾	وَ	اِذْ	قُلْتُمْ
سے	اللہ کے رزق	اور	نہ پھرو	زمین میں	فساد کرنے والے	اور	جب	تم نے کہا

اللہ کا رزق کھاؤ اور پیو اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو ○ اور جب تم نے کہا:

یٰمُوْسٰی لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا

یٰمُوْسٰی	لَنْ نَّصْبِرَ [1]	عَلٰی	طَعَامٍ وَّاحِدٍ	فَادْعُ	لَنَا
اے موسیٰ	ہم ہر گز صبر نہیں کریں گے	پر	ایک کھانے	پس آپ دعا کریں	ہمارے لئے

اے موسیٰ! ہم ایک کھانے پر ہر گز صبر نہیں کرسکتے۔ لہٰذا آپ اپنے رب سے

رَبَّكَ یُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ

رَبَّكَ	یُخْرِجْ	لَنَا	مِمَّا	تُنْۢبِتُ	الْاَرْضُ
اپنے رب (سے)	وہ ظاہر کردے	ہمارے لئے	(اس) سے جو	اگاتی ہے	زمین

دعا کیجئے کہ ہمارے لئے وہ چیزیں نکالے جو زمین اگاتی ہے

مِنْۢ بَقْلِهَا وَ قِثَّآىِٕهَا وَ فُوْمِهَا وَ عَدَسِهَا وَ

مِنْ	بَقْلِهَا	وَ	قِثَّآىِٕهَا	وَ	فُوْمِهَا	وَ	عَدَسِهَا	وَ
سے	اس (زمین) کے ساگ	اور	اس کی ککڑی	اور	اس کی گندم	اور	اس کے مسور	اور

جیسے ساگ اور ککڑی اور گندم اور مسور کی دال اور

بَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی

بَصَلِهَا	قَالَ	اَتَسْتَبْدِلُوْنَ	الَّذِیْ	هُوَ	اَدْنٰی
اس کے پیاز	فرمایا	کیا تم تبدیل کرنا چاہتے ہو	وہ جو	وہ	ادنیٰ، کم تر (ہے)

پیاز۔ فرمایا: کیا تم بہتر چیز کے بدلے میں

[1] ......بنی اسرائیل نے ساگ ککڑی وغیرہ جو چیزیں مانگیں ان کا مطالبہ گناہ نہ تھا لیکن "من و سلویٰ" جیسی نعمت بے محنت چھوڑ کر ان کی طرف مائل ہونا پست خیالی ہے۔ جب بڑوں سے نسبت ہو تو دل و دماغ اور سوچ بھی بڑی بنانی چاہیے۔

بنی اسرائیل پر ذلت کا مسلط کیا جانا اور اس کے اسباب

بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ

بِالَّذِیْ	هُوَ	خَیْرٌ	اِهْبِطُوْا	مِصْرًا	فَاِنَّ	لَكُمْ
(اس کے) بدلے جو	وہ	بہتر	داخل ہو جاؤ، قیام کرو	مصر یا کوئی شہر	پس بیشک	تمہارے لئے

گھٹیا چیزیں مانگتے ہو۔ (اچھا پھر) ملکِ مصر یا کسی شہر میں قیام کرو، وہاں تمہیں وہ سب کچھ ملے گا

مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَ ضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ وَ الْمَسْكَنَةُ ۗ وَ

مَّا	سَاَلْتُمْ	وَ	ضُرِبَتْ	عَلَیْهِمُ	الذِّلَّةُ (1)	وَ	الْمَسْكَنَةُ	وَ
جو	تم نے مانگا	اور	مسلط کردی گئی	ان پر	ذلت، خواری	اور	مسکینی، غربت، محتاجی	اور

جو تم نے مانگا ہے اور ان پر ذلت اور غربت مسلط کر دی گئی اور

بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ

بَآءُوْ	بِغَضَبٍ	مِّنَ	اللّٰهِ	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ
وہ لوٹے	غضب، قہر کے ساتھ	سے	اللہ	یہ	(اس) وجہ سے کہ وہ	انکار کرتے تھے

وہ خدا کے غضب کے مستحق ہوگئے۔ یہ ذلت و غربت اس وجہ سے تھی کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ یَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	وَ	یَقْتُلُوْنَ	النَّبِیّٖنَ	بِغَیْرِ الْحَقِّ	ذٰلِكَ	بِمَا
اللہ کی آیتوں کا	اور	قتل کرتے تھے	انبیاء (کو)	حق کے بغیر	یہ	(اس) وجہ سے جو

کرتے تھے اور انبیاء کو ناحق شہید کرتے تھے۔ (اور) یہ اس وجہ سے تھی کہ

ربع

بارگاہِ الٰہی میں اجر و ثواب کا مستحق قرار کون ہے؟

عَصَوْا وَّ كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ۠ (۶۱) اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

عَصَوْا	وَّ	كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ (۶۱)	اِنَّ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
انہوں نے نافرمانی کی	اور	حد سے بڑھتے تھے، سرکشی کرتے تھے	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے

انہوں نے نافرمانی کی اور وہ مسلسل سرکشی کر رہے تھے ○ بیشک ایمان والوں

(1)...بنی اسرائیل بلند مراتب پر فائز ہونے کے بعد جن وجوہات کی بنا پر ذلت و غربت کی گہری کھائی میں گرے کاش ان وجوہات کو سامنے رکھتے ہوئے عبرت اور نصیحت کے لئے ایک مرتبہ مسلمان بھی اپنے اعمال و افعال کا جائزہ لیں اور اپنے ماضی و حال کا مشاہدہ کریں۔

وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ

وَ	الَّذِيْنَ	هَادُوْا	وَ	النَّصٰرٰى	وَ	الصّٰبِـِٕيْنَ	مَنْ	اٰمَنَ
اور	وہ لوگ جو	یہودی ہوئے	اور	عیسائی	اور	ستارہ پرست	جو	ایمان لائے

نیز یہودیوں اور عیسائیوں اور ستاروں کی پوجا کرنے والوں میں سے جو بھی

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ

بِاللّٰهِ	وَ	الْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَ	عَمِلَ	صَالِحًا	فَلَهُمْ
اللہ پر	اور	دن، روز	آخرت	اور	عمل کرے	نیک، اچھے	تو ان کے لئے

سچے دل سے اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لے آئیں اور نیک کام کریں تو

اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

اَجْرُهُمْ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	وَ	لَا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ
ان کا اجر، ثواب	ان کے رب کے پاس	اور	نہیں	خوف	ان پر	اور	نہ	وہ

ان کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ

يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ

تورات کے احکام قبول نہ کرنے کی وجہ سے بنی اسرائیل پر سختی اور ان کا طرزِ عمل

يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾	وَ	اِذْ	اَخَذْنَا	مِيْثَاقَكُمْ	وَ	رَفَعْنَا	فَوْقَكُمُ
غمگین ہوں گے	اور	جب	ہم نے لیا	تمہارا عہد	اور	ہم نے بلند کیا	تمہارے اوپر

غمگین ہوں گے ○ اور یاد کرو جب ہم نے تم سے عہد لیا اور تمہارے سروں پر طور پہاڑ کو معلّق کر دیا

الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا

الطُّوْرَ	خُذُوْا	مَاۤ	اٰتَيْنٰكُمْ	بِقُوَّةٍ (1)	وَّ	اذْكُرُوْا	مَا
طور (پہاڑ)	پکڑ لو، تھام لو	جو	ہم نے دیا تمہیں	مضبوطی سے	اور	یاد کرو	جو

(اور کہا کہ) مضبوطی سے تھامو اس (کتاب) کو جو ہم نے تمہیں عطا کی ہے اور جو کچھ

(1)...... اس میں صورۂ عہد پورا کرنے پر مجبور کرنا پایا جا رہا ہے، اس حوالے سے یاد رہے کہ دین قبول کرنے پر جبر نہیں کیا جا سکتا البتہ دین قبول کرنے کے بعد اس کے احکام پر عمل کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔ اس کی مثال یوں سمجھیں کہ کسی کو اپنے ملک میں آنے پر حکومت مجبور نہیں کرتی لیکن جب کوئی ملک میں آجائے تو حکومت اسے قانون پر عمل کرنے پر ضرور مجبور کرے گی۔

فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ

فِيْهِ	لَعَلَّكُمْ	تَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾	ثُمَّ	تَوَلَّيْتُمْ	مِّنْۢ
اس میں (ہے)	تاکہ تم	پرہیزگار بن جاؤ	پھر	تم نے منہ پھیر لیا، روگردانی کی	سے

اس میں بیان کیا گیا ہے اسے یاد کرو اس امید پر کہ تم پرہیزگار بن جاؤ ○ اس کے بعد پھر تم نے روگردانی

بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ

بَعْدِ ذٰلِكَ	فَلَوْلَا	فَضْلُ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ	وَ	رَحْمَتُهٗ	لَكُنْتُمْ
اس کے بعد	تو اگر نہ (ہوتا)	اللہ کا فضل	تم پر	اور	اس کی رحمت	ضرور تم ہو جاتے

اختیار کی تو اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم

مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا

مِّنَ	الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۴﴾	وَ	لَقَدْ	عَلِمْتُمُ	الَّذِيْنَ	اعْتَدَوْا
سے	خسارہ، نقصان اٹھانے والوں	اور	یقیناً	تمہیں معلوم ہیں	وہ جنہوں (نے)	سرکشی کی

نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاتے ○ اور یقیناً تمہیں معلوم ہیں وہ لوگ جنہوں نے

مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿۶۵﴾ ۚ

مِنْكُمْ	فِي السَّبْتِ	فَقُلْنَا	لَهُمْ	كُوْنُوْا	قِرَدَةً	خٰسِـِٕيْنَ ﴿۶۵﴾
تم میں سے	ہفتے کے دن میں	تو ہم نے کہا	ان سے	ہو جاؤ، بن جاؤ	بندر	دھتکارے ہوئے

تم میں سے ہفتہ کے دن میں سرکشی کی۔ تو ہم نے ان سے کہا کہ دھتکارے ہوئے بندر بن جاؤ ○

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا

فَجَعَلْنٰهَا	نَكَالًا [1]	لِّمَا	بَيْنَ يَدَيْهَا	وَ	مَا	خَلْفَهَا
تو ہم نے بنادیا اس (واقعے) کو	عبرت	(اس) کے لئے جو	اس کے آگے	اور	جو	اس کے پیچھے

تو ہم نے یہ واقعہ اس وقت کے لوگوں اور ان کے بعد والوں کے لیے عبرت

کی اور انہیں کام منع ہونے کے باوجود حیلے سے ہفتے کے دن مچھلیاں پکڑیں اور اس پر انہیں نشانِ عبرت بنا دیا جاتا

[1] ..... اس سے معلوم ہوا کہ قرآن پاک میں عذاب کے واقعات ہماری عبرت و نصیحت کے لئے بیان کئے گئے ہیں لہٰذا قرآن پاک کے حقوق میں سے ہے کہ اس طرح کے واقعات و آیات پڑھ کر اپنی اصلاح کی طرف بھی توجہ کی جائے۔

ایک مقتول کے معاملے میں بنی اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کا حکم اور ان کی بے جا بحث

وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۶۶﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖۤ اِنَّ

وَ	مَوْعِظَةً	لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۶۶﴾	وَ	اِذْ	قَالَ	مُوْسٰى	لِقَوْمِهٖۤ	اِنَّ
اور	نصیحت	پرہیزگاروں کے لئے	اور	جب	کہا	موسیٰ (نے)	اپنی قوم سے	بیشک

اور پرہیزگاروں کے لئے نصیحت بنادیا ○ اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا: بیشک

اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْۤا اَتَتَّخِذُنَا

اللّٰهَ	یَاْمُرُكُمْ	اَنْ تَذْبَحُوْا	بَقَرَةً	قَالُوْۤا	اَتَتَّخِذُنَا
اللہ	حکم دیتا ہے تمہیں	کہ ذبح کرو	گائے	انہوں نے کہا	کیا آپ ہمیں بناتے ہیں

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو تو انہوں نے کہا کہ کیا آپ ہمارے ساتھ

هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوا

هُزُوًا	قَالَ	اَعُوْذُ	بِاللّٰهِ	اَنْ اَكُوْنَ	مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۶۷﴾ [1]	قَالُوا
مذاق	فرمایا	میں پناہ مانگتا ہوں	اللہ کی	کہ ہو جاؤں	جاہلوں سے	انہوں نے کہا

مذاق کرتے ہیں؟ موسیٰ نے فرمایا، "میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں ○ انہوں نے کہا

ادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا هِیَ ؕ

ادْعُ	لَنَا	رَبَّكَ	یُبَیِّنْ	لَّنَا	مَا	هِیَ
دعا کریں	ہمارے لئے	اپنے رب (سے)	وہ بیان کردے	ہمارے لئے	کیا، کیسی (ہے)	وہ (گائے)

کہ آپ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں بتادے کہ وہ گائے کیسی ہے؟

قَالَ اِنَّهٗ یَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ

قَالَ	اِنَّهٗ	یَقُوْلُ	اِنَّهَا	بَقَرَةٌ	لَّا	فَارِضٌ	وَّ	لَا	بِكْرٌ
فرمایا	بیشک وہ	فرماتا ہے	کہ وہ	گائے	نہ	بوڑھی	اور	نہ	کم عمر

فرمایا: اللہ فرماتا ہے کہ وہ ایک ایسی گائے ہے جو نہ تو بوڑھی ہے اور نہ بالکل کم عمر

[1] ...... پیغمبر جھوٹ، دل لگی اور کسی کا مذاق اڑانا وغیرہ عیبوں سے پاک ہیں البتہ خوش طبعی ایک محمود صفت ہے یہ ان میں پائی جاسکتی ہے۔

عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ۭ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ۝۶۸ قَالُوا ادْعُ

عَوَانٌۢ	بَيْنَ ذٰلِكَ	فَافْعَلُوْا	مَا	تُؤْمَرُوْنَ ۝۶۸ (1)	قَالُوا	ادْعُ
درمیانی عمر	ان کے درمیان	تو تم کرو	جو	تمہیں حکم دیا جارہا ہے	انہوں نے کہا	دعا کریں

بلکہ ان دونوں کے درمیان درمیان ہو۔ تو وہ کرو جس کا تمہیں حکم دیا جارہا ہے ۝ انہوں نے کہا: آپ

لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۭ قَالَ

لَنَا	رَبَّكَ	يُبَيِّنْ	لَّنَا	مَا	لَوْنُهَا	قَالَ
ہمارے لئے	اپنے رب (سے)	وہ بیان کردے	ہمارے لئے	کیا (ہے)	اس کا رنگ	فرمایا

اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں بتادے، اس گائے کا رنگ کیا ہے؟ فرمایا

اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاۗءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ

اِنَّهٗ	يَقُوْلُ	اِنَّهَا	بَقَرَةٌ	صَفْرَاۗءُ	فَاقِعٌ	لَّوْنُهَا	تَسُرُّ
کہ وہ	فرماتا ہے	کہ وہ	گائے	پیلی	شوخ، گہرا	اس کا رنگ	خوشی، سرور دیتی ہے

کہ اللہ فرماتا ہے کہ وہ پیلے رنگ کی گائے ہے جس کا رنگ بہت گہرا ہے۔ وہ گائے دیکھنے والوں کو خوشی دیتی ہے ۝

النّٰظِرِيْنَ ۝۶۹ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ

النّٰظِرِيْنَ ۝۶۹	قَالُوا	ادْعُ	لَنَا	رَبَّكَ	يُبَيِّنْ
دیکھنے والوں (کو)	انہوں نے کہا	دعا کریں	ہمارے لئے	اپنے رب (سے)	وہ بیان کردے

انہوں نے کہا: آپ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ہمارے لئے واضح طور پر بیان کردے

لَّنَا مَا هِىَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ۭ وَ

لَّنَا	مَا	هِىَ	اِنَّ	الْبَقَرَ	تَشٰبَهَ	عَلَيْنَا	وَ
ہمارے لئے	کیا، کیسی (ہے)	وہ (گائے)	بیشک	گائے	مشتبہ ہوگئی، واضح نہ رہی	ہم پر	اور

کہ وہ گائے کیسی ہے؟ کیونکہ بیشک گائے ہم پر مشتبہ ہوگئی ہے اور

(1)...... نبی کے فرمان پر بغیر ہچکچاہٹ عمل کرنا چاہیے اور عمل کرنے کی بجائے عقلی ڈھکوسلے بنانا بے ادبوں کا کام ہے۔

إِنَّآ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ إِنَّهٗ يَقُوْلُ إِنَّهَا

إِنَّآ	إِنْ شَآءَ اللّٰهُ	لَمُهْتَدُوْنَ ﴿٧٠﴾	قَالَ	إِنَّهٗ	يَقُوْلُ	إِنَّهَا
بیشک ہم	اگر اللہ چاہے	ضرور ہدایت پانے والے (ہوں گے)	کہا	بیشک وہ	فرماتا ہے	کہ وہ

اگر اللہ چاہے گا تو یقیناً ہم راہ پالیں گے ○ (موسیٰ نے) فرمایا: اللہ فرماتا ہے کہ وہ

بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِى الْحَرْثَ ۚ

بَقَرَةٌ	لَّا	ذَلُوْلٌ	تُثِيْرُ	الْأَرْضَ	وَ	لَا تَسْقِى	الْحَرْثَ
گائے	نہ	ہل میں جوتی گئی (کہ)	پھاڑے (ہل چلائے)	زمین	اور	نہ پانی دیتی ہے	کھیتی (کو)

ایک ایسی گائے ہے جس سے یہ خدمت نہیں لی جاتی کہ وہ زمین میں ہل چلائے اور نہ وہ کھیتی کو پانی دیتی ہے۔

مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ۗ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۗ

مُسَلَّمَةٌ	لَّا	شِيَةَ	فِيْهَا (1)	قَالُوا	الْـٰٔنَ	جِئْتَ	بِالْحَقِّ
سلامت، بے عیب	نہیں	داغ	اس میں	انہوں نے کہا	اب	آپ آئے	حق کے ساتھ

بالکل بے عیب ہے، اس میں کوئی داغ نہیں۔ (یہ سن کر) انہوں نے کہا: اب آپ بالکل صحیح بات لائے ہیں۔

فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧١﴾ وَإِذْ قَتَلْتُمْ ع ٨

فَذَبَحُوْهَا	وَ	مَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧١﴾	وَ	إِذْ	قَتَلْتُمْ
تو انہوں نے ذبح کیا اسے	اور	وہ لگتے نہ تھے کہ (ذبح) کرتے	اور	جب	تم نے قتل کی

پھر انہوں نے اس گائے کو ذبح کیا حالانکہ وہ ذبح کرتے معلوم نہ ہوتے تھے ○ اور یاد کرو جب تم نے ایک شخص کو

نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ۗ وَاللّٰهُ

نَفْسًا	فَادّٰرَءْتُمْ	فِيْهَا	وَ	اللّٰهُ
ایک جان، شخص	پھر تم باہم جھگڑنے لگے، ایک دوسرے پر الزام لگانے لگے	اس میں	اور (حالانکہ)	اللہ

قتل کر دیا پھر اس کا الزام کسی دوسرے پر ڈالنے لگے حالانکہ اللہ

(1)...اس سے معلوم ہوا کہ شرعی احکامات سے متعلق بے جا بحث مشقت کا سبب ہے۔

مرد وں کو زندہ کرنے پر قدرتِ الٰہی کی ایک دلیل

مُخۡرِجٌ مَّا كُنۡتُمۡ تَكۡتُمُوۡنَ ﴿۷۲﴾ۚ فَقُلۡنَا اضۡرِبُوۡهُ

اضۡرِبُوۡهُ	فَقُلۡنَا	كُنۡتُمۡ تَكۡتُمُوۡنَ ﴿۷۲﴾	مَّا	مُخۡرِجٌ
مارو اسے	تو ہم نے کہا	تم چھپا رہے تھے	جو	ظاہر کرنے والا (ہے)

ظاہر کرنے والا تھا اس کو جسے تم چھپا رہے تھے ○ تو ہم نے فرمایا (کہ) اس مقتول کو

بِبَعۡضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحۡیِ اللّٰهُ الۡمَوۡتٰی ۙ وَ

وَ	الۡمَوۡتٰی	اللّٰهُ	يُحۡیِ	كَذٰلِكَ	بِبَعۡضِهَا
اور	مردے	اللہ	زندہ کرے گا	اسی طرح	اس (گائے) کے ایک ٹکڑے کے ساتھ

اس گائے کا ایک ٹکڑا مارو۔ اسی طرح اللہ مردوں کو زندہ کرے گا۔ اور

یہودیوں کی سخت دلی کا حال

يُرِيۡكُمۡ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۷۳﴾ ثُمَّ قَسَتۡ قُلُوۡبُكُمۡ

قُلُوۡبُكُمۡ [1]	قَسَتۡ	ثُمَّ	تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۷۳﴾	لَعَلَّكُمۡ	اٰيٰتِهٖ	يُرِيۡكُمۡ
تمہارے دل	سخت ہوگئے	پھر	سمجھ جاؤ	تاکہ تم	اپنی نشانیاں	دکھاتا ہے تمہیں

وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھ جاؤ ○ پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہوگئے

مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ فَهِیَ كَالۡحِجَارَةِ اَوۡ اَشَدُّ قَسۡوَةً ؕ وَ اِنَّ

اِنَّ	وَ	اَشَدُّ قَسۡوَةً	اَوۡ	كَالۡحِجَارَةِ	فَهِیَ	بَعۡدِ ذٰلِكَ	مِّنۡۢ
بیشک	اور	(ان سے) زیادہ سخت	یا	پتھروں کی طرح	تو وہ	اس کے بعد	سے

تو وہ پتھروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ سخت ہیں اور

مِنَ الۡحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنۡهُ الۡاَنۡهٰرُ ؕ وَ اِنَّ مِنۡهَا

مِنۡهَا	اِنَّ	وَ	الۡاَنۡهٰرُ	مِنۡهُ	يَتَفَجَّرُ	لَمَا	مِنَ الۡحِجَارَةِ
ان سے (کچھ)	بیشک	اور	نہریں، ندیاں	اس سے	بہتی ہیں	ضرور (وہ ہے) جو	پتھروں سے

پتھروں میں تو کچھ وہ ہیں جن سے ندیاں بہہ نکلتی ہیں اور کچھ وہ ہیں کہ

[1] ...اس سے معلوم ہوا کہ دل کی سختی بہت خطرناک ہے۔

لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا

لَمَا	يَشَّقَّقُ	فَيَخْرُجُ	مِنْهُ	الْمَآءُ	وَ	اِنَّ	مِنْهَا	لَمَا
ضرور (وہ ہے) جو	پھٹ جاتا ہے	تو نکلتا ہے	اس سے	پانی	اور	بیشک	ان سے	ضرور جو

جب پھٹ جاتے ہیں تو ان سے پانی نکلتا ہے اور کچھ وہ ہیں جو

يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا

يَهْبِطُ	مِنْ	خَشْيَةِ اللّٰهِ	وَ	مَا	اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا
گر پڑتے ہیں	سے	اللہ کے ڈر، خوف	اور	نہیں	اللہ	غافل	(اس) سے جو

اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں اور اللہ تمہارے اعمال سے ہر گز

تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۴﴾ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَ

تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۴﴾	اَفَتَطْمَعُوْنَ	اَنْ يُّؤْمِنُوْا	لَكُمْ	وَ
تم کرتے ہو	کیا تو تم امید رکھتے ہو، طمع کرتے ہو	کہ وہ ایمان لے آئیں	تمہاری وجہ سے	اور (حالانکہ)

بے خبر نہیں ○ تو اے مسلمانو! کیا تم یہ امید رکھتے ہو کہ یہ تمہاری وجہ سے ایمان لے آئیں گے حالانکہ

قَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ

قَدْ	كَانَ	فَرِيْقٌ	مِّنْهُمْ	يَسْمَعُوْنَ	كَلٰمَ اللّٰهِ
تحقیق، بیشک	تھا	ایک گروہ	ان میں سے	وہ سنتے	اللہ کا کلام

ان میں ایک گروہ وہ تھا کہ وہ اللہ کا کلام سنتے تھے اور

ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَ هُمْ

ثُمَّ	يُحَرِّفُوْنَهٗ	مِنْ	بَعْدِ	مَا	عَقَلُوْهُ [1]	وَ	هُمْ
پھر	بدل دیتے اسے	سے	بعد	جو	سمجھ لیتے اسے	اور	وہ

پھر اسے سمجھ لینے کے بعد جان بوجھ کر بدل

1 ......اس سے معلوم ہوا کہ عالم کا بگڑنا عوام کے بگڑنے سے زیادہ تباہ کن ہے کیونکہ عوام علماء کو اپنا ہادی اور رہنما سمجھتے ہیں، وہ علماء کے اقوال پر عمل کرتے اور ان کے افعال کو دلیل بناتے ہیں اور جب علماء ہی کے عقائد و اعمال میں بگاڑ پیدا ہو جائے تو عوام راہِ ہدایت پر کس طرح چل سکتی ہے۔

یہودیوں کی منافقت

یَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَ اِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۚۖ

یَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾	وَ	اِذَا	لَقُوا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	قَالُوْۤا	اٰمَنَّا
جانتے ہیں	اور	جب	ملتے ہیں	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	کہتے ہیں	ہم ایمان لے آئے

دیتے تھے ○ اور جب یہ مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لا چکے ہیں

وَ اِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْۤا

وَ	اِذَا	خَلَا	بَعْضُهُمْ	اِلٰى بَعْضٍ	قَالُوْۤا
اور	جب	اکیلے ہوتے ہیں، خلوت میں ہوتے ہیں	ان کے بعض	بعض کی طرف	کہتے ہیں

اور جب آپس میں اکیلے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں:

اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ

اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ	بِمَا	فَتَحَ	اللّٰهُ	عَلَیْكُمْ
کیا تم بیان کرتے ہو انہیں، خبر دیتے ہو انہیں	(اس کے) ساتھ جو	کھولا	اللہ (نے)	تمہارے اوپر

کیا ان کے سامنے وہ علم بیان کرتے ہو جو اللہ نے تمہارے اوپر کھولا ہے؟

لِیُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۶﴾

لِیُحَآجُّوْكُمْ	بِهٖ	عِنْدَ رَبِّكُمْ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۶﴾ [1]
تاکہ وہ حجت قائم کریں تم پر	اس کے ذریعے	تمہارے رب کے پاس	تو کیا تمہیں عقل نہیں

تاکہ اس کے ذریعے یہ تمہارے رب کی بارگاہ میں تمہارے اوپر حجت قائم کریں۔ کیا تمہیں عقل نہیں؟ ○

یہودیوں کو تنبیہ کہ اللہ تعالیٰ ظاہر و باطن سب جانتا ہے

اَوَ لَا یَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَ مَا یُعْلِنُوْنَ ﴿۷۷﴾

اَوَ	لَا یَعْلَمُوْنَ	اَنَّ	اللّٰهَ	یَعْلَمُ	مَا	یُسِرُّوْنَ	وَ	مَا	یُعْلِنُوْنَ ﴿۷۷﴾
کیا اور	وہ نہیں جانتے	کہ	اللہ	جانتا ہے	جو	وہ چھپاتے ہیں	اور	جو	وہ ظاہر کرتے ہیں

کیا یہ اتنی بات نہیں جانتے کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں ○

[1] ...... اس سے معلوم ہوا کہ حق پوشی اور سرکار دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اوصاف کو چھپانا اور ان کے کمالات کا انکار کرنا یہودیوں کا طریقہ ہے۔

وَ مِنْهُمْ اُمِّیُّوْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّاۤ اَمَانِیَّ وَ

وَ	مِنْهُمْ	اُمِّیُّوْنَ	لَا یَعْلَمُوْنَ	الْكِتٰبَ	اِلَّاۤ	اَمَانِیَّ	وَ
اور	ان میں سے	ان پڑھ (ہیں)	نہیں جانتے	کتاب	مگر	من گھڑت تمنائیں	اور

اور ان میں کچھ اَن پڑھ ہیں جو کتاب کو نہیں جانتے مگر زبانی پڑھ لینا یا کچھ اپنی من گھڑت اور

النصف

اِنْ هُمْ اِلَّا یَظُنُّوْنَ ﴿۷۸﴾ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ یَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ

اِنْ	هُمْ	اِلَّا	یَظُنُّوْنَ ﴿۷۸﴾	فَوَیْلٌ	لِّلَّذِیْنَ	یَكْتُبُوْنَ	الْكِتٰبَ
نہیں	وہ	مگر	گمان کرتے	تو ہلاکت، بربادی	ان لوگوں کے لئے جو	لکھتے ہیں	کتاب

یہ صرف خیال و گمان میں پڑے ہوئے ہیں ○ تو بربادی ہے ان لوگوں کے لئے جو اپنے ہاتھوں سے کتاب

بِاَیْدِیْهِمْ ۗ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِیَشْتَرُوْا

بِاَیْدِیْهِمْ	ثُمَّ	یَقُوْلُوْنَ	هٰذَا	مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ	لِیَشْتَرُوْا
اپنے ہاتھوں سے	پھر	کہتے ہیں	یہ	اللہ کے پاس سے (ہے)	تاکہ خریدیں، حاصل کریں

لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں: یہ خدا کی طرف سے ہے کہ اس کے بدلے میں

بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ فَوَیْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ

بِهٖ	ثَمَنًا	قَلِیْلًا	فَوَیْلٌ	لَّهُمْ	مِّمَّا	كَتَبَتْ
اس کے بدلے	قیمت	تھوڑی	تو ہلاکت	ان کے لئے	(اس) سے جو	لکھا

تھوڑی سی قیمت حاصل کرلیں تو ان لوگوں کے لئے ان کے ہاتھوں کے لکھے ہوئے کی وجہ سے

اَیْدِیْهِمْ وَ وَیْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا یَكْسِبُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَ

اَیْدِیْهِمْ	وَ	وَیْلٌ	لَّهُمْ	مِّمَّا	یَكْسِبُوْنَ ﴿۷۹﴾	وَ
ان کے ہاتھوں (نے)	اور	ہلاکت، بربادی	ان کے لئے	(اس کی وجہ) سے جو	وہ کماتے ہیں	اور

ہلاکت ہے اور ان کے لئے ان کی کمائی کی وجہ سے تباہی و بربادی ہے ○ اور

قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَیَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ قُلْ

قَالُوْا	لَنْ تَمَسَّنَا	النَّارُ	اِلَّاۤ	اَیَّامًا	مَّعْدُوْدَةً	قُلْ
انہوں نے کہا	ہمیں ہر گز نہ چھوئے گی	آگ	مگر	دن	گنے ہوئے	تم کہو

بولے: ہمیں تو آگ ہر گز نہ چھوئے گی مگر گنتی کے چند دن۔ اے حبیب! تم فرمادو:

اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ یُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗۤ

اَتَّخَذْتُمْ	عِنْدَ اللّٰهِ	عَهْدًا	فَلَنْ یُّخْلِفَ	اللّٰهُ	عَهْدَهٗ
کیا تم نے لیا ہوا ہے	اللہ سے	کوئی عہد، وعدہ	تو ہر گز خلاف نہ کرے گا	اللہ	اپنا عہد، وعدہ

کیا تم نے خدا سے کوئی وعدہ لیا ہوا ہے؟ (اگر ایسا ہے، پھر) تو اللہ ہر گز وعدہ خلافی نہیں کرے گا

جزا و سزا کا قرآنی قانون

اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۰﴾ بَلٰى مَنْ كَسَبَ

اَمْ	تَقُوْلُوْنَ	عَلَى اللّٰهِ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۰﴾	بَلٰى	مَنْ	كَسَبَ
یا، بلکہ	تم کہتے ہو	اللہ پر	وہ جو	تم نہیں جانتے	کیوں نہیں	جس نے	کمائی

بلکہ تم اللہ پر وہ بات کہہ رہے ہو جس کا تمہیں علم نہیں ○ کیوں نہیں، جس نے گناہ کمایا

سَیِّئَةً وَّ اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِیْٓـَٔتُهٗ فَاُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا

سَیِّئَةً [1]	وَّ	اَحَاطَتْ [2]	بِهٖ	خَطِیْٓـَٔتُهٗ	فَاُولٰٓىٕكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِیْهَا
برائی، گناہ	اور	گھیر لیں	اسے	اس کی خطائیں	تو یہ لوگ	آگ والے	وہ	اس میں

اور اس کی خطا نے اس کا گھیراؤ کر لیا تو وہی لوگ جہنمی ہیں، وہ

خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓىٕكَ

خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾	وَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	اُولٰٓىٕكَ
ہمیشہ رہنے والے	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	عمل کیے	نیک، اچھے	یہ لوگ

ہمیشہ اس میں رہیں گے ○ اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ

(1)..... اس آیت میں گناہ سے شرک و کفر مراد ہے۔

(2)..... احاطہ کرنے سے یہ مراد ہے کہ نجات کی تمام راہیں بند ہو جائیں اور کفر و شرک ہی پر اس کو موت آئے۔

ع

بنی اسرائیل کو عہد یاد دلانا جو ان سے لیے گئے احکام

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٨٢﴾ ع وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿٨٢﴾	وَ	اِذْ	اَخَذْنَا	مِيْثَاقَ
جنت والے	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے	اور	جب	ہم نے لیا	عہد، وعدہ

جنت والے ہیں انہیں ہمیشہ اس میں رہنا ○ اور یاد کرو جب ہم نے

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۫ وَبِالْوَالِدَيْنِ

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	لَا تَعْبُدُوْنَ	اِلَّا	اللّٰهَ	وَ	بِالْوَالِدَيْنِ
بنی اسرائیل، اولادِ یعقوب (سے)	تم عبادت نہیں کرو گے	مگر	اللہ (کی)	اور	والدین کے ساتھ

بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ

اِحْسَانًا وَّذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ

اِحْسَانًا	وَّ	ذِى الْقُرْبٰى	وَ	الْيَتٰمٰى	وَ	الْمَسٰكِيْنِ
احسان، اچھا سلوک (کرنا)	اور	قرابت والوں، رشتہ داروں	اور	یتیموں	اور	مسکینوں (سے)

بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ (اچھا سلوک کرو)

بنی اسرائیل کی احکامِ الٰہی کی خلاف ورزی کی تفصیل

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ

وَ	قُوْلُوْا	لِلنَّاسِ	حُسْنًا (1)	وَّ	اَقِيْمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	ثُمَّ
اور	کہو	لوگوں سے	اچھی بات	اور	قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو	زکوٰۃ	پھر

اور لوگوں سے اچھی بات کہو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو (لیکن) پھر تم میں سے

تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٨٣﴾ وَاِذْ

تَوَلَّيْتُمْ	اِلَّا	قَلِيْلًا	مِّنْكُمْ	وَ	اَنْتُمْ	مُّعْرِضُوْنَ ﴿٨٣﴾ (2)	وَ	اِذْ
تم نے منہ پھیر لیا	مگر	تھوڑے	تم میں سے	اور	تم	منہ موڑنے والے (ہو)	اور	جب

چند آدمیوں کے علاوہ سب پھر گئے اور تم (ویسے ہی اللہ کے احکام سے) منہ موڑنے والے ہو ○ اور یاد کرو جب

1 ...... اچھی بات سے مراد نیکی کی دعوت دینا اور برائیوں سے روکنا ہے۔ نیکی کی دعوت میں اس کے تمام طریقے داخل ہیں، جیسے بیان کرنا، درس دینا، وعظ و نصیحت کرنا وغیرہ۔

2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل کی عادت ہی اللہ تعالیٰ کے احکام سے اعراض کرنا اور اس کے عہد سے پھر جانا ہے۔

اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ

اَخَذْنَا	مِيْثَاقَكُمْ	لَا تَسْفِكُوْنَ	دِمَآءَكُمْ	وَ	لَا تُخْرِجُوْنَ	اَنْفُسَكُمْ	مِّنْ
ہم نے لیا	تمہارا عہد	تم نہ بہاؤ گے	اپنے خون	اور	نہ نکالو گے	اپنے لوگ	سے

ہم نے تم سے عہد لیا کہ آپس میں کسی کا خون نہ بہانا اور اپنے لوگوں کو

دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ (۸۴) ثُمَّ اَنْتُمْ

دِيَارِكُمْ	ثُمَّ	اَقْرَرْتُمْ	وَ	اَنْتُمْ	تَشْهَدُوْنَ (۸۴)	ثُمَّ	اَنْتُمْ
اپنے گھروں، بستیوں (سے)	پھر	تم نے اقرار کرلیا	اور	تم	گواہی دیتے ہو	پھر	تم

اپنی بستیوں سے نہ نکالنا پھر تم نے اقرار بھی کرلیا اور تم (خود اس کے) گواہ ہو ○ پھر یہ تم

هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ

هٰٓؤُلَآءِ	تَقْتُلُوْنَ	اَنْفُسَكُمْ	وَ	تُخْرِجُوْنَ	فَرِيْقًا	مِّنْكُمْ	مِّنْ
وہ لوگ ہو جو	قتل کرتے ہو	اپنے لوگ	اور	نکالتے ہو	ایک گروہ (کو)	اپنے میں سے	سے

ہی ہو جو اپنے لوگوں کو قتل (بھی) کرنے لگے اور اپنے میں سے ایک گروہ کو

دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَ

دِيَارِهِمْ	تَظٰهَرُوْنَ	عَلَيْهِمْ	بِالْاِثْمِ	وَ	الْعُدْوَانِ	وَ
ان کے گھروں، بستیوں	تم مدد کرتے ہو	ان پر (ان کے خلاف)	گناہ میں	اور	زیادتی	اور

ان کے وطن سے (بھی) نکالنے لگے، تم ان کے خلاف گناہ اور زیادتی کے کاموں میں مدد (بھی) کرتے ہو اور

اِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ

اِنْ يَّاْتُوْكُمْ	اُسٰرٰى	تُفٰدُوْهُمْ	وَ	هُوَ
اگر وہ آئیں تمہارے پاس	قیدی (ہو کر)	تم فدیہ دے کر چھڑا لیتے ہو انہیں	اور (حالانکہ)	وہ (نکالنا)

اگر وہی قیدی ہو کر تمہارے پاس آئیں تو تم معاوضہ دے کر انہیں چھڑا لیتے ہو حالانکہ

مُحَرَّمٌ عَلَیْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ

مُحَرَّمٌ	عَلَیْكُمْ	اِخْرَاجُهُمْ	اَفَتُؤْمِنُوْنَ	بِبَعْضِ الْكِتٰبِ	وَ
حرام کیا گیا	تمہارے اوپر	انہیں نکالنا	کیا تو تم ایمان لاتے ہو	کتاب کے کچھ حصے پر	اور

تمہارے اوپر تو ان کا نکالنا ہی حرام ہے۔ تو کیا تم اللہ کے بعض احکامات کو مانتے ہو اور

تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْیٌ

تَكْفُرُوْنَ	بِبَعْضٍ [1]	فَمَا	جَزَآءُ	مَنْ	یَّفْعَلُ	ذٰلِكَ	مِنْكُمْ	اِلَّا	خِزْیٌ [2]
انکار کرتے ہو	کچھ حصے کا	تو کیا	جزاء	جو	کرے	یہ	تم میں سے	مگر	رسوائی

بعض سے انکار کرتے ہو؟ تو جو تم میں ایسا کرے اس کا بدلہ دنیوی زندگی میں

فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُرَدُّوْنَ اِلٰۤى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَ مَا

فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	وَ	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	یُرَدُّوْنَ	اِلٰۤى اَشَدِّ الْعَذَابِ	وَ	مَا
دنیا کی زندگی میں	اور	روزِ قیامت	لوٹائے جائیں گے	شدید ترین عذاب کی طرف	اور	نہیں

ذلت ورسوائی کے سوا اور کیا ہے اور قیامت کے دن انہیں شدید ترین عذاب کی طرف لوٹایا جائے گا اور

اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا

اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾	اُولٰٓىٕكَ	الَّذِیْنَ	اشْتَرَوُا
اللہ	غافل	(اس) سے جو	تم کرتے ہو	یہ لوگ	جنہوں نے	خریدلی، لے لی

اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ○ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے

الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَةِ٘ فَلَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَ لَا

الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا	بِالْاٰخِرَةِ	فَلَا یُخَفَّفُ	عَنْهُمُ	الْعَذَابُ	وَ	لَا
دنیا کی زندگی	آخرت کے بدلے	تو نہیں ہلکا کیا جائے گا	ان سے	عذاب	اور	نہ

آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی خرید لی تو ان سے نہ تو عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ

1 ...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ شریعت کے تمام احکام پر ایمان رکھنا ضروری ہے اور تمام ضروری احکام پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ کوئی شخص کسی وقت بھی شریعت کی پابندی سے آزاد نہیں ہو سکتا اور خود کو طریقت کا نام لے کر یا کسی بھی طریقے سے شریعت سے آزاد کہنے والے کافر ہیں۔

2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ کسی کی طرفداری میں دین کی مخالفت کرنا اخروی عذاب کے علاوہ دنیا میں بھی ذلت و رسوائی کا باعث ہوتا ہے۔

ع ۱۰

بنی اسرائیل کی انبیاء کا مسلسل تشریف لانا اور یہودیوں کا انہیں شہید کرنا

هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ قَفَّيْنَا

هُمْ	يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾	وَ	لَقَدْ	اٰتَيْنَا	مُوْسَى	الْكِتٰبَ	وَ	قَفَّيْنَا
وہ	مدد کیے جائیں گے	اور	بیشک	ہم نے دی	موسیٰ (کو)	کتاب	اور	ہم نے پیچھے بھیجے

ہی ان کی مدد کی جائے گی ○ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی اور اس کے بعد

مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ~ وَ اٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَ

مِنْۢ	بَعْدِهٖ	بِالرُّسُلِ	وَ	اٰتَيْنَا	عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ	الْبَيِّنٰتِ	وَ
سے	اس کے بعد	رسول	اور	ہم نے دیں	مریم کے بیٹے عیسیٰ (کو)	روشن نشانیاں	اور

پے در پے رسول بھیجے اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو کھلی نشانیاں عطا فرمائیں اور

اَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ

اَيَّدْنٰهُ (1)	بِرُوْحِ الْقُدُسِ	اَفَكُلَّمَا	جَآءَكُمْ	رَسُوْلٌۢ
ہم نے مدد کی اس کی	پاک روح کے ذریعے	تو کیا جب کبھی	آیا تمہارے پاس	کوئی رسول

پاک روح کے ذریعے ان کی مدد کی تو (اے بنی اسرائیل!) کیا (تمہارا یہ معمول نہیں ہے؟ کہ) جب کبھی تمہارے پاس

بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا

بِمَا	لَا تَهْوٰۤى	اَنْفُسُكُمُ	اسْتَكْبَرْتُمْ	فَفَرِيْقًا
(اس کے) ساتھ جو	نہیں پسند کرتے	تمہارے نفس، دل	(تو) تم تکبر کرتے	پھر ایک گروہ (کو)

کوئی رسول ایسے احکام لے کر تشریف لایا جنہیں تمہارے دل پسند نہیں کرتے تھے تو تم تکبر کرتے تھے پھر

كَذَّبْتُمْ ~ وَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَ قَالُوْا قُلُوْبُنَا

كَذَّبْتُمْ	وَ	فَرِيْقًا	تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾	وَ	قَالُوْا	قُلُوْبُنَا
تم نے جھٹلایا	اور	ایک گروہ (کو)	قتل کرتے ہو	اور	(یہودیوں نے) کہا	ہمارے دل

ان (انبیاء میں سے) ایک گروہ کو تم جھٹلاتے تھے اور ایک گروہ کو شہید کر دیتے تھے ○ اور یہودیوں نے کہا: ہمارے

(1)...اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی مدد حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے ذریعہ فرمائی۔ معلوم ہوا کہ اللہ کے پیارے مدد کر سکتے ہیں۔

غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا

غُلْفٌ	بَلْ	لَّعَنَهُمُ	اللّٰهُ	بِكُفْرِهِمْ	فَقَلِيْلًا	مَّا
پردوں والے (ہیں)	بلکہ	لعنت کی ان پر	اللہ (نے)	ان کے کفر کے سبب	تو تھوڑے	وہ جو

دلوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں بلکہ اللہ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان پر لعنت کردی ہے تو ان میں سے تھوڑے

يُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾ وَ لَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ

يُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾	وَ	لَمَّا	جَآءَهُمْ	كِتٰبٌ	مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ	مُصَدِّقٌ
ایمان لاتے ہیں	اور	جب	آئی ان کے پاس	کتاب	اللہ کے پاس سے	تصدیق کرنے والی

لوگ ہی ایمان لاتے ہیں ○ اور جب ان کے پاس اللہ کی وہ کتاب آئی

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے اور بعد میں یہودیوں کا حال

لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى

لِّمَا	مَعَهُمْ	وَ	كَانُوْا	مِنْ قَبْلُ	يَسْتَفْتِحُوْنَ	عَلَى
اس کی جو	ان کے ساتھ (ہے)	اور	وہ تھے	(اس سے) سے پہلے	فتح طلب کرتے	پر

جو ان کے پاس (موجود) کتاب کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس سے پہلے یہ اسی نبی کے وسیلہ سے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	فَلَمَّا	جَآءَهُمْ	مَّا	عَرَفُوْا	كَفَرُوْا
ان لوگوں کے جو (جنہوں نے)	کفر کیا	تو جب	آیا ان کے پاس	وہ جسے	پہچانتے تھے	(تو) کفر کیا

کافروں کے خلاف فتح مانگتے تھے تو جب ان کے پاس وہ جانا پہچانا نبی تشریف لے آیا تو اس کے منکر

بِهٖ ۫ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٩﴾ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا

بِهٖ	فَلَعْنَةُ اللّٰهِ	عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٩﴾	بِئْسَمَا	اشْتَرَوْا
اس کے ساتھ	پس اللہ کی لعنت	کافروں پر	کتنا برا ہے وہ جو	انہوں نے بیچ دیں

ہو گئے تو اللہ کی لعنت ہو انکار کرنے والوں پر ○ انہوں نے اپنی جانوں کا

یہودیوں کا حسد اور عناد اسلام قبول نہ کرنا

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ اَنْ یَّكْفُرُوْا بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ

بِهٖ	اَنْفُسَهُمْ	اَنْ	یَّكْفُرُوْا	بِمَاۤ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ[1]
اس کے بدلے	اپنی جانیں	کہ	انکار کرتے ہیں	(اس) کا جو	نازل کیا	اللہ (نے)

کتنا برا سودا کیا کہ اللہ نے جو نازل فرمایا ہے اس کا انکار کر رہے ہیں

بَغْیًا اَنْ یُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ

بَغْیًا[2]	اَنْ	یُّنَزِّلَ	اللّٰهُ	مِنْ فَضْلِهٖ	عَلٰى مَنْ
(کافروں کا انکار) حسد (کی وجہ سے)	کہ	نازل کرتا ہے	اللہ	اپنے فضل سے	جس پر

اس حسد کی وجہ سے کہ اللہ اپنے فضل سے اپنے جس

یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ وَ

یَّشَآءُ	مِنْ عِبَادِهٖ	فَبَآءُوْ	بِغَضَبٍ	عَلٰى غَضَبٍ	وَ
وہ چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے	پس وہ لوٹے	غضب کے ساتھ	غضب پر	اور

بندے پر چاہتا ہے وحی نازل فرماتا ہے تو یہ لوگ غضب پر غضب کے مستحق ہوگئے اور

لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ﴿۹۰﴾ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا

لِلْكٰفِرِیْنَ	عَذَابٌ	مُّهِیْنٌ ﴿۹۰﴾	وَ	اِذَا	قِیْلَ	لَهُمْ	اٰمِنُوْا
کافروں کے لئے (ہے)	عذاب	ذلیل کر دینے والا	اور	جب	کہا گیا	ان سے	ایمان لاؤ

کافروں کے لیے ذلت کا عذاب ہے ○ اور جب ان سے کہا جائے کہ اس پر ایمان لاؤ

یہودیوں کا توریت پر ایمان کا دعویٰ بھی جھوٹا ہے

بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَاۤ اُنْزِلَ

بِمَاۤ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	قَالُوْا	نُؤْمِنُ	بِمَاۤ	اُنْزِلَ
(اس) پر جو	نازل کیا، اتارا	اللہ (نے)	انہوں نے کہا	ہم ایمان لاتے ہیں	(اس) پر جو	نازل کیا گیا

جو اللہ نے نازل فرمایا ہے تو کہتے ہیں: ہم اسی پر ایمان لاتے ہیں جو ہمارے اوپر نازل کیا گیا

(1)...اس سے ہر آدمی نصیحت حاصل کرے کہ ایمان کی جگہ کفر، نیکیوں کی جگہ گناہ، اطاعت کی جگہ نافرمانی، رضائے الٰہی کی جگہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا سودا بہت خسارے کا سودا ہے۔

(2)...اس سے معلوم ہوا کہ منصب و مرتبے کی طلب انسان کے دل میں حسد پیدا ہونے کا ایک سبب ہے اور یہ بھی معلوم کہ حسد ایسا خبیث مرض ہے جو انسان کو کفر تک بھی لے جا سکتا ہے۔

عَلَيۡنَا وَيَكۡفُرُوۡنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۚ وَهُوَ

عَلَيۡنَا	وَ	يَكۡفُرُوۡنَ	بِمَا	وَرَآءَهٗ	وَ	هُوَ
ہمارے اوپر	اور	وہ انکار کرتے ہیں	(اس) کا جو	اس (تورات) کے علاوہ (ہے)	اور (حالانکہ)	وہ (قرآن)

اور وہ تورات کے علاوہ دیگر کا انکار کرتے ہیں حالانکہ وہ (قرآن)

الۡحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمۡ ؕ قُلۡ فَلِمَ تَقۡتُلُوۡنَ

الۡحَقُّ	مُصَدِّقًا	لِّمَا	مَعَهُمۡ	قُلۡ	فَلِمَ	تَقۡتُلُوۡنَ (1)
حق	تصدیق کرنے والا	(اس) کی جو	ان کے ساتھ (ہے)	تم کہو	تو کیوں	تم قتل کرتے (تھے)

بھی حق ہے ان کے پاس موجود (کتاب) کی تصدیق کرنے والا ہے۔ اے محبوب! تم فرمادو کہ (اے یہودیو!)

اَنۡۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنۡ قَبۡلُ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۹۱﴾ وَلَقَدۡ جَآءَكُمۡ

اَنۡۢبِيَآءَ اللّٰهِ	مِنۡ قَبۡلُ	اِنۡ	كُنۡتُمۡ	مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۹۱﴾	وَ	لَقَدۡ	جَآءَكُمۡ
اللہ کے انبیاء	(اس) سے پہلے	اگر	تم تھے	ایمان والے	اور	بیشک	آئے تمہارے پاس

اگر تم ایمان والے تھے تو پھر پہلے تم اللہ کے نبیوں کو کیوں شہید کرتے تھے؟ ○ اور بیشک تمہارے پاس

مُّوۡسٰى بِالۡبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذۡتُمُ الۡعِجۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ

مُّوۡسٰى	بِالۡبَيِّنٰتِ	ثُمَّ	اتَّخَذۡتُمُ	الۡعِجۡلَ	مِنۡۢ	بَعۡدِهٖ
موسیٰ	روشن نشانیوں کے ساتھ	پھر	تم نے اختیار کرلیا	بچھڑا (بطور معبود)	سے	اس کے بعد

موسیٰ روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے پھر تم نے اس کے بعد بچھڑے کو معبود بنالیا

وَاَنۡتُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ﴿۹۲﴾ وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَكُمۡ وَرَفَعۡنَا فَوۡقَكُمُ

وَ	اَنۡتُمۡ	ظٰلِمُوۡنَ ﴿۹۲﴾	وَ	اِذۡ	اَخَذۡنَا	مِيۡثَاقَكُمۡ	وَ	رَفَعۡنَا	فَوۡقَكُمُ
اور	تم	ظلم کرنے والے (تھے)	اور	جب	ہم نے لیا	تمہارا عہد	اور	بلند کیا	تمہارے اوپر

اور تم ظالم تھے ○ اور (یاد کرو) جب ہم نے تم سے عہد لیا اور کوہِ طور کو تمہارے سروں پر بلند کردیا

بنی اسرائیل کی بچھڑا پرستی کا ذکر کر کے یہودیوں کے خلاف حجت قائم کرنا

(1)...... حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانے کے بنی اسرائیل نے انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو شہید نہ کیا تھا مگر چونکہ وہ قاتلوں کی اس حرکت سے راضی تھے اور ان کو اپنا بڑا مانتے تھے اور انہیں عظمت سے یاد کرتے تھے اس لئے انہیں بھی قاتلوں میں شامل کیا گیا۔

الطُّوْرَؕ خُذُوْا مَاۤ اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اسْمَعُوْاؕ قَالُوْا

الطُّوْرَ	خُذُوْا	مَاۤ	اٰتَیْنٰكُمْ	بِقُوَّةٍ (1)	وَّ	اسْمَعُوْا	قَالُوْا
طور (پہاڑ)	پکڑلو، تھام لو	جو	ہم نے دیا تمہیں	مضبوطی سے	اور	سنو	انہوں نے کہا

(اور فرمایا) مضبوطی سے تھام لو اس کو جو ہم نے تمہیں عطا کی ہے اور سنو۔ انہوں نے کہا:

سَمِعْنَا وَ عَصَیْنَاۗ وَ اُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ

سَمِعْنَا	وَ	عَصَیْنَا	وَ	اُشْرِبُوْا	فِیْ قُلُوْبِهِمُ	الْعِجْلَ
ہم نے سنا	اور	نافرمانی کی، نہ مانا	اور	پلادی گئی	ان کے دلوں میں	بچھڑا (کی محبت)

ہم نے سنا اور نہ مانا اور ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں میں تو بچھڑا رچا ہوا تھا۔

بِكُفْرِهِمْؕ قُلْ بِئْسَمَا یَاْمُرُكُمْ بِهٖۤ اِیْمَانُكُمْ

بِكُفْرِهِمْ	قُلْ	بِئْسَمَا	یَاْمُرُكُمْ	بِهٖ	اِیْمَانُكُمْ
ان کے کفر کے سبب	تم کہو	کتنا برا ہے جو	حکم دیتا ہے تمہیں	اس کے ساتھ	تمہارا ایمان

اے محبوب! تم فرمادو: اگر تم ایمان والے ہو تو تمہارا ایمان تمہیں

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۹۳﴾ قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ

اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۹۳﴾	قُلْ	اِنْ	كَانَتْ	لَكُمُ	الدَّارُ الْاٰخِرَةُ
اگر	تم ہو	ایمان والے	تم کہو	اگر	ہے	تمہارے لئے	آخرت کا گھر

کتنا برا حکم دیتا ہے ○ اے محبوب! تم فرمادو: اگر دوسرے لوگوں کو چھوڑ کر آخرت کا گھر

عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ

عِنْدَ اللّٰهِ	خَالِصَةً	مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ	فَتَمَنَّوُا	الْمَوْتَ (2)	اِنْ
اللہ کے پاس	خالص	لوگوں کے علاوہ سے (اور لوگوں کو چھوڑ کر)	تو تم تمنا کرو	موت (کی)	اگر

اللہ کے نزدیک خالص تمہارے ہی لئے ہے تو اگر تم سچے ہو تو

یہودیوں کے اس دعوے کا رد کہ جنت صرف ان کے لئے ہے

1 ...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے تمام احکام اور سب تقاضوں پر عمل کیا جائے اور ان کی خلاف ورزی نہ کی جائے۔

2 ...... موت کی محبت اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا شوق مقبول بندوں کا طریقہ ہے البتہ دنیوی پریشانیوں سے تنگ آکر موت کی دعا کرنا صبر و رضا و تسلیم و توکل کے خلاف ہے اور ناجائز ہے۔

كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۹۴﴾ وَ لَنْ یَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًۢا بِمَا

كُنْتُمْ	صٰدِقِیْنَ ﴿۹۴﴾	وَ	لَنْ یَّتَمَنَّوْهُ	اَبَدًۢا	بِمَا
تم ہو	سچے	اور	وہ ہرگز تمنا نہیں کریں گے اس کی	کبھی	(ان اعمال کی) وجہ سے جو

موت کی تمنا تو کرو ○ اور اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے یہ ہرگز کبھی

قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿۹۵﴾ وَ لَتَجِدَنَّهُمْ

قَدَّمَتْ	اَیْدِیْهِمْ	وَ	اللّٰهُ	عَلِیْمٌۢ	بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿۹۵﴾	وَ	لَتَجِدَنَّهُمْ
آگے بھیجے	ان کے ہاتھوں (نے)	اور	اللہ	جانتا ہے	ظالموں کو	اور	ضرور تم پاؤ گے انہیں

موت کی تمنا نہ کریں گے اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے ○ اور بیشک تم ضرور انہیں پاؤ گے

اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَیٰوةٍ ۚۛ وَ مِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا ۚۛ

اَحْرَصَ النَّاسِ	عَلٰى حَیٰوةٍ	وَ	مِنَ الَّذِیْنَ	اَشْرَكُوْا (1)
لوگوں میں سب سے زیادہ حریص	زندگی پر	اور	ان لوگوں سے جو (جنہوں نے)	شرک کیا

کہ سب لوگوں سے زیادہ جینے کی ہوس رکھتے ہیں اور مشرکوں میں سے

یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ یُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَ مَا

یَوَدُّ	اَحَدُهُمْ	لَوْ	یُعَمَّرُ	اَلْفَ سَنَةٍ	وَ	مَا
تمنا کرتا ہے	ان کا ایک (گروہ)	اگر، کاش	اسے عمر دی جائے	ہزار سال	اور (حالانکہ)	نہیں

ایک (گروہ) تمنا کرتا ہے کہ کاش اسے ہزار سال کی زندگی دیدی جائے حالانکہ

هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ یُّعَمَّرَ ؕ وَ اللّٰهُ

هُوَ	بِمُزَحْزِحِهٖ	مِنَ الْعَذَابِ	اَنْ	یُّعَمَّرَ	وَ	اللّٰهُ
وہ (اتنی عمر ملنا)	دور کرنے والا اسے	عذاب سے	کہ	عمر دیا جائے	اور	اللہ

اتنی عمر کا دیا جانا بھی اسے عذاب سے دور نہ کر سکے گا اور اللہ

یہودیوں اور مشرکوں کی زندگی سے محبت

معانقہ ۲

(1)..... کفار دنیاوی زندگی پر حریص ہوتے ہیں اور موت سے بہت بھاگتے ہیں جبکہ مومن کی شان یہ ہے کہ وہ اگر زندگی چاہتا ہے تو صرف اس لئے کہ زیادہ نیکیاں کرے، آخرت کا توشہ جمع کرے۔

یہودیوں کی حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام سے دشمنی

بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ ع قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ

بَصِيْرٌۢ	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾	قُلْ	مَنْ	كَانَ	عَدُوًّا	لِّجِبْرِيْلَ
دیکھنے والا (ہے)	(اس) کو جو	وہ عمل کرتے ہیں	تم کہو	جو کوئی	ہو	دشمن	جبریل کا

ان کے تمام اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے ○ اے محبوب! تم فرمادو: جو کوئی جبرئیل کا دشمن ہو (تو ہو)

فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا

فَاِنَّهٗ	نَزَّلَهٗ	عَلٰى قَلْبِكَ	بِاِذْنِ اللّٰهِ	مُصَدِّقًا
تو بیشک وہ (قرآن)	اس نے اتارا اسے	تمہارے دل پر	اللہ کے حکم، اجازت سے	تصدیق کرنے والا

پس بیشک اس نے تو تمہارے دل پر اللہ کے حکم سے یہ اتارا ہے،

لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۷﴾

لِّمَا	بَيْنَ يَدَيْهِ	وَ	هُدًى	وَّ	بُشْرٰى	لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۷﴾
(اس) کی جو	اس (قرآن) سے پہلے	اور	ہدایت	اور	بشارت، خوشخبری	ایمان والوں کے لئے

جو اپنے سے پہلے موجود کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہے اور ایمان والوں کے لئے ہدایت اور بشارت ہے ○

اللہ عزوجل کے مقرب بندوں سے دشمنی اللہ عزوجل سے دشمنی ہے

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَ

مَنْ	كَانَ	عَدُوًّا	لِّلّٰهِ	وَ	مَلٰٓئِكَتِهٖ	وَ	رُسُلِهٖ	وَ	جِبْرِيْلَ	وَ
جو	ہو	دشمن	اللہ کا	اور	اس کے فرشتوں	اور	اس کے رسولوں	اور	جبریل	اور

جو کوئی اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرائیل اور

یہودیوں کا حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر ایمان لانے کا عہد توڑ دینا

مِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَلَقَدْ

مِيْكٰىلَ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	عَدُوٌّ	لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾ (1)	وَ	لَقَدْ
میکائیل (کا)	تو بیشک	اللہ	دشمن (ہے)	کافروں کا	اور	ضرور تحقیق، بیشک

میکائیل کا دشمن ہو تو اللہ کافروں کا دشمن ہے ○ اور بیشک

(1)...اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور فرشتوں سے دشمنی کفر اور غضب الٰہی کا سبب ہے اور محبوبانِ حق سے دشمنی خدا تعالیٰ جَلَّ سے دشمنی کرنا ہے۔

اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ ۚ وَمَا یَکۡفُرُ بِہَاۤ

اَنۡزَلۡنَاۤ	اِلَیۡکَ	اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ	وَ	مَا یَکۡفُرُ	بِہَاۤ
ہم نے نازل کیں، اتاریں	تمہاری طرف	روشن نشانیاں	اور	نہیں انکار کرتے	ان (نشانیوں) کا

ہم نے تمہاری طرف روشن آیتیں نازل کیں اور ان کا انکار

اِلَّا الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۹۹﴾ اَوَ کُلَّمَا عٰہَدُوۡا عَہۡدًا نَّبَذَہٗ فَرِیۡقٌ

اِلَّا	الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۹۹﴾	اَوَ	کُلَّمَا	عٰہَدُوۡا	عَہۡدًا	نَبَذَہٗ	فَرِیۡقٌ
مگر	فاسق، نافرمان	کیا اور	جب کبھی	انہوں نے کیا	کوئی عہد	پھینک دیا اسے	ایک گروہ (نے)

صرف نافرمان ہی کرتے ہیں ۝ اور جب کبھی انہوں نے کوئی عہد کیا تو ان میں سے ایک گروہ نے

مِّنۡہُمۡ ؕ بَلۡ اَکۡثَرُہُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾ وَلَمَّا جَآءَہُمۡ رَسُوۡلٌ

مِّنۡہُمۡ	بَلۡ	اَکۡثَرُہُمۡ	لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾	وَ	لَمَّا	جَآءَہُمۡ	رَسُوۡلٌ
ان میں سے	بلکہ	ان میں سے اکثر	مانتے ہی نہیں	اور	جب	آیا ان کے پاس	ایک رسول

اس عہد کو پھینک دیا بلکہ ان میں سے اکثر مانتے ہی نہیں ۝ اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایک رسول

مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَہُمۡ نَبَذَ

مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ	مُصَدِّقٌ	لِّمَا	مَعَہُمۡ	نَبَذَ
اللہ کی طرف سے	تصدیق کرنے والا	(اس) کی جو	ان کے ساتھ (ہے)	پھینک دیا

تشریف لایا جو ان کی کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہے تو

فَرِیۡقٌ مِّنَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ ٭ۙ کِتٰبَ اللّٰہِ

فَرِیۡقٌ (1)	مِّنَ الَّذِیۡنَ	اُوۡتُوا	الۡکِتٰبَ	کِتٰبَ اللّٰہِ
ایک گروہ (نے)	ان لوگوں میں سے جو (جنہیں)	دی گئی	کتاب	اللہ کی کتاب

اہل کتاب میں سے ایک گروہ نے اللہ کی کتاب کو

(1)......یہودی توریت کی بہت تعظیم کرتے تھے مگر حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان نہ لائے تو اس پر عمل نہ کیا گیا یوں گویا اسے پس پشت ڈال دیا۔

حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام پر جادو کی تہمت کی تردید، یہودیوں کا جادو سیکھنا اور ہاروت وماروت عَلَیْہِمَا السَّلَام کا واقعہ

وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَاتَّبَعُوْا مَا

وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ	كَاَنَّهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾	وَ	اتَّبَعُوْا	مَا
اپنی پشتوں کے پیچھے	گویا کہ وہ	(کچھ) نہیں جانتے ہیں	اور	انہوں نے پیروی کی	(اس جادو کی) جو

پیٹھ پیچھے یوں پھینک دیا گویا وہ کچھ جانتے ہی نہیں ہیں ○ اور یہ

تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَ

تَتْلُوا	الشَّيٰطِيْنُ	عَلٰى	مُلْكِ سُلَيْمٰنَ	وَ	مَا كَفَرَ	سُلَيْمٰنُ (1)	وَ
پڑھتے	شیاطین	پر (میں)	سلیمان کے دورِ حکومت	اور	کفر نہ کیا	سلیمان (نے)	اور

سلیمان کے عہدِ حکومت میں اس جادو کے پیچھے پڑ گئے جو شیاطین پڑھا کرتے تھے اور سلیمان نے کفر نہ کیا بلکہ

لٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ

لٰكِنَّ	الشَّيٰطِيْنَ	كَفَرُوْا	يُعَلِّمُوْنَ	النَّاسَ	السِّحْرَ	وَ	مَآ	اُنْزِلَ
لیکن	شیاطین (نے)	کفر کیا	وہ سکھاتے	لوگوں (کو)	جادو	اور	جو	اتارا گیا

شیطان کافر ہوئے جو لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور (یہ تو اس جادو کے پیچھے بھی پڑ گئے تھے) جو

عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ وَمَا يُعَلِّمٰنِ

عَلَى الْمَلَكَيْنِ	بِبَابِلَ	هَارُوْتَ	وَ	مَارُوْتَ (2)	وَ	مَا يُعَلِّمٰنِ
دو فرشتوں پر	بابل (شہر) میں	ہاروت	اور	ماروت	اور	وہ دونوں نہ سکھاتے

بابل شہر میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اتارا گیا تھا اور وہ دونوں

مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَاۤ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ

مِنْ اَحَدٍ	حَتّٰى	يَقُوْلَاۤ	اِنَّمَا	نَحْنُ	فِتْنَةٌ
کسی ایک (کو)	یہاں تک کہ	وہ کہتے	صرف	ہم	آزمائش، امتحان

کسی کو کچھ نہ سکھاتے جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو صرف (لوگوں کا) امتحان ہیں

(1)..... لوگوں نے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام پر جادو کی تہمت لگائی تھی یہاں اس کا رد کیا گیا ہے۔

(2)..... ہاروت اور ماروت دو فرشتے ہیں اور فرشتے گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں، ان کے بارے میں مشہور قصے یہودیوں کے گھڑے ہوئے ہیں جو کہ غلط اور باطل ہیں۔

فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ

فَلَا تَكْفُرْ	فَيَتَعَلَّمُوْنَ	مِنْهُمَا	مَا	يُفَرِّقُوْنَ
پس تو کفر نہ کر (اے سیکھنے والے)	پس وہ لوگ سیکھتے	ان دونوں سے	وہ چیز جو	وہ جدائی ڈالتے ہیں

تو (اے لوگو! تم) اپنا ایمان ضائع نہ کرو۔ وہ لوگ ان فرشتوں سے ایسا جادو سیکھتے

بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ

بِهٖ	بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ	وَ	مَا	هُمْ	بِضَآرِّيْنَ
اس کے ذریعے	شوہر اور اس کی بیوی کے درمیان	اور (حالانکہ)	نہیں	وہ	نقصان پہنچانے والے

جس کے ذریعے مرد اور اس کی بیوی میں جدائی ڈال دیں حالانکہ وہ

بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا

بِهٖ	مِنْ اَحَدٍ	اِلَّا	بِاِذْنِ اللّٰهِ (1)	وَ	يَتَعَلَّمُوْنَ	مَا
اس کے ذریعے	کسی ایک (کو)	مگر	اللہ کے حکم، اجازت سے	اور	وہ لوگ سیکھتے	جو

اس کے ذریعے کسی کو اللہ کے حکم کے بغیر کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے اور یہ ایسی چیز سیکھتے تھے جو

يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ

يَضُرُّهُمْ (2)	وَ	لَا يَنْفَعُهُمْ	وَ	لَقَدْ	عَلِمُوْا	لَمَنِ
نقصان دے انہیں	اور	نفع نہ دے انہیں	اور	ضرور تحقیق، بیشک	انہیں معلوم تھا	(کہ) ضرور جس نے

انہیں نقصان دے اور انہیں نفع نہ دے اور یقیناً انہیں معلوم ہے کہ جس نے

اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ؕ وَلَبِئْسَ مَا

اشْتَرٰىهُ	مَا	لَهٗ	فِي الْاٰخِرَةِ	مِنْ خَلَاقٍ	وَ	لَبِئْسَ	مَا
خریدا، لیا اس (جادو) کو	نہیں	اس کے لئے	آخرت میں	کوئی حصہ	اور	ضرور برا	جو

یہ سودا لیا ہے آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں اور انہوں نے

(1)... مؤثر حقیقی اللہ تعالیٰ ہے اور اسباب کی تاثیر اللہ تعالیٰ کی مشیت یعنی چاہنے کے تحت ہے۔ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو ہی کوئی شے اثر کرسکتی ہے، اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہے تو آگ جلا نہ سکے، پانی پیاس نہ بجھا سکے اور دوا شفا نہ دے سکے۔

(2)... جب جادو میں نقصان کی تاثیر ہے تو قرآنی آیات میں ضرور شفاء کی تاثیر ہے۔ یونہی جب کفار جادو سے نقصان پہنچا سکتے ہیں تو خدا کے بندے بھی کرامت کے ذریعہ نفع پہنچا سکتے ہیں۔

ایمان و تقویٰ کی فضیلت

شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْؕ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَ لَوْ اَنَّهُمْ

شَرَوْا	بِهٖۤ	اَنْفُسَهُمْ	لَوْ	كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾	وَ	لَوْ	اَنَّهُمْ
انہوں نے بیچیں	اس کے بدلے	اپنی جانیں	اگر	وہ جانتے	اور	اگر	بیشک وہ

اپنی جانوں کا کتنا برا سودا کیا ہے، کیا ہی اچھا ہوتا اگر یہ جانتے ○ اور اگر وہ

اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ

اٰمَنُوْا	وَ	اتَّقَوْا	لَمَثُوْبَةٌ	مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ
ایمان لاتے	اور	ڈرتے، پرہیز گاری اختیار کرتے	ضرور ثواب	اللہ کے پاس سے

ایمان لاتے اور پرہیز گاری اختیار کرتے تو اللہ کے یہاں کا ثواب

ع ۱۲

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کرنے کا باادب طریقہ

خَیْرٌؕ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا

خَیْرٌ	لَوْ	كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَقُوْلُوْا
بہتر، بہت اچھا (ہوتا)	اگر	وہ جانتے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم نہ کہو

بہت اچھا ہے، اگر یہ جانتے ○ اے ایمان والو!

رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْاؕ وَ

رَاعِنَا	وَ	قُوْلُوا	انْظُرْنَا (1)	وَ	اسْمَعُوْا	وَ
راعنا (ہماری رعایت فرمائیں)	اور	کہو	(اُنْظُرْنَا) ہم پر نظر رکھیں	اور	سنو	اور

راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور

یہودیوں کی مسلمانوں سے دوستی اور خیر خواہی جھوٹی ہے

لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۰۴﴾ مَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

لِلْكٰفِرِیْنَ	عَذَابٌ	اَلِیْمٌ ﴿۱۰۴﴾	مَا یَوَدُّ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
کافروں کے لئے (ہے)	عذاب	دردناک	نہیں چاہتے	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا

کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے ○ (اے مسلمانو!) نہ تو اہل کتاب کے کافر چاہتے ہیں

(1)...اس آیت سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی تعظیم و توقیر اور ان کی جناب میں ادب کا لحاظ کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترکِ ادب کا معمولی سا بھی اندیشہ ہو وہ زبان پر لانا ممنوع ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ کا ادب ربُّ العالمین خود سکھاتا ہے اور تعظیم کے متعلق احکام کو خود جاری فرماتا ہے۔

شرعی احکام منسوخ ہونے کا ثبوت

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	وَ	لَا	الْمُشْرِكِيْنَ	اَنْ	يُّنَزَّلَ	عَلَيْكُمْ	مِّنْ خَيْرٍ
اہل کتاب میں سے	اور	نہ	مشرک	کہ	نازل کی جائے	تمہارے اوپر	کوئی بھلائی

اور نہ ہی مشرک کہ تمہارے اوپر تمہارے رب کی طرف سے کوئی بھلائی اتاری جائے

مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ

مِّنْ	رَّبِّكُمْ	وَ	اللّٰهُ	يَخْتَصُّ	بِرَحْمَتِهٖ	مَنْ
کی طرف سے	تمہارے رب	اور (حالانکہ)	اللہ	خاص فرماتا ہے	اپنی رحمت کے ساتھ	جسے

حالانکہ اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص فرمالیتا ہے

يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿١٠٥﴾ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ

يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿١٠٥﴾	مَا	نَنْسَخْ (1)	مِنْ اٰيَةٍ	اَوْ
چاہے	اور	اللہ	بڑے فضل والا (ہے)	جو (جب)	ہم منسوخ کرتے ہیں	کوئی آیت	یا

اور اللہ بڑے فضل والا ہے ○ جب ہم کوئی آیت منسوخ کرتے ہیں یا

نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ

نُنْسِهَا	نَاْتِ	بِخَيْرٍ	مِّنْهَآ	اَوْ	مِثْلِهَا	اَلَمْ تَعْلَمْ
بھلا دیتے ہیں اسے	(تو) ہم لے آتے ہیں	بہتر، اچھی	اس (آیت) سے	یا	اس کی مثل	کیا تجھے معلوم نہیں

لوگوں کو بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی اور آیت لے آتے ہیں۔ (اے مخاطب!) کیا تجھے معلوم نہیں

اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٠٦﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ

اَنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ ﴿١٠٦﴾	قَدِيْرٌ	اَلَمْ تَعْلَمْ	اَنَّ
کہ، بیشک	اللہ	ہر چیز پر	قادر (ہے)	کیا تجھے معلوم نہیں	کہ، بیشک

کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے ○ کیا تجھے معلوم نہیں کہ

(1) ...نسخ کا معنیٰ ہے: سابقہ حکم کو کسی بعد والی دلیل شرعی سے اٹھا دینا اور یہ حقیقت میں سابقہ حکم کی مدت کی انتہاء کا بیان ہوتا ہے۔

اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ-وَ مَا لَكُمْ مِّنْ

اللّٰهَ	لَهٗ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ
اللہ	اس کے لئے	آسمانوں کی بادشاہی	اور	زمین (کی)	اور	نہیں	تمہارے لئے	سے

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے اور

دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ(۱۰۷) اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ

دُوْنِ اللّٰهِ (1)	مِنْ وَّلِیٍّ	وَّ	لَا	نَصِیْرٍ (۱۰۷)	اَمْ	تُرِیْدُوْنَ	اَنْ
اللہ کے علاوہ (مقابلے میں)	کوئی ولی، حمایتی، دوست	اور	نہ	مددگار	کیا	تم چاہتے ہو	کہ

اللہ کے مقابلے میں تمہارا نہ کوئی حمایتی ہے اور نہ ہی مددگار ○ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ

تَسْــٴَـلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُىٕلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُؕ-وَ

تَسْــٴَـلُوْا	رَسُوْلَكُمْ	كَمَا	سُىٕلَ	مُوْسٰى	مِنْ قَبْلُ	وَ
سوال کرو	اپنے رسول (سے)	جیسا کہ	سوال کیا گیا	موسیٰ (سے)	(اس) سے پہلے	اور

تم اپنے رسول سے ویسے ہی سوال کرو جیسے اس سے پہلے موسیٰ سے کئے گئے اور

مَنْ یَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ

مَنْ	یَّتَبَدَّلِ	الْكُفْرَ	بِالْاِیْمَانِ	فَقَدْ	ضَلَّ
جو	بدلے میں لے، اختیار کرے	کفر	ایمان کے بدلے	تو تحقیق، بیشک	وہ بھٹک گیا

جو ایمان کے بدلے کفر اختیار کرے تو وہ سیدھے راستے سے

سَوَآءَ السَّبِیْلِ(۱۰۸) وَدَّ كَثِیْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ یَرُدُّوْنَكُمْ

سَوَآءَ السَّبِیْلِ (۱۰۸)	وَدَّ	كَثِیْرٌ	مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	لَوْ	یَرُدُّوْنَكُمْ
ٹھیک، سیدھے راستے (سے)	چاہتے ہیں	بہت (لوگ)	اہل کتاب میں سے	کاش	وہ پھیر دیں تمہیں

بھٹک گیا ○ اہل کتاب میں سے بہت سے لوگوں

نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے الٹے سیدھے سوالات کرنے پر یہودیوں کو تنبیہ

اسلام کی حقانیت جاننے کے باوجود یہودیوں کا مسلمانوں کے کافر ہو جانے کی تمنا کرنا

(1)…اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کوئی کسی کی مدد نہیں کر سکتا، ہاں اللہ تعالیٰ کی اجازت اور اختیار دینے سے مدد ہو سکتی ہے، قرآن و حدیث میں اس کی کئی مثالیں موجود ہیں اور بزرگانِ دین کا مدد کرنا لاکھوں لوگوں کے تجربات اور تواتر سے ثابت ہے۔

مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ

مِّنْ	بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ	كُفَّارًا	حَسَدًا (1)	مِّنْ	عِنْدِ
سے	تمہارے ایمان کے بعد	کافر (ہونے کی حالت میں)	حسد (کی وجہ سے)	سے	موجود

نے اس کے بعد کہ ان پر حق خوب ظاہر ہو چکا ہے اپنے

اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا

اَنْفُسِهِمْ	مِّنْ	بَعْدِ	مَا	تَبَيَّنَ	لَهُمُ	الْحَقُّ	فَاعْفُوْا
اپنے دلوں (میں)	سے	(اس کے) بعد	جو	ظاہر ہو گیا	ان کے لئے	حق	تو تم معاف کر دو

دلی حسد کی وجہ سے یہ چاہا کہ کاش وہ تمہیں ایمان کے بعد کفر کی طرف پھیر دیں۔ تو تم (انہیں) چھوڑ دو

وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

وَ	اصْفَحُوْا	حَتّٰى	يَاْتِيَ	اللّٰهُ	بِاَمْرِهٖ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
اور	در گزر کرو	یہاں تک کہ	لائے	اللہ	اپنا حکم	بیشک	اللہ	ہر چیز پر

اور (ان سے) در گزر کرتے رہو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے بیشک اللہ ہر چیز پر

قَدِيْرٌ ﴿۱۰۹﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا

قَدِيْرٌ ﴿۱۰۹﴾	وَ	اَقِيْمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ	مَا	تُقَدِّمُوْا
قادر (ہے)	اور	قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو، دو	زکوۃ	اور	جو	تم آگے بھیجو

قادر ہے ○ اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور

لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا

لِاَنْفُسِكُمْ	مِّنْ	خَيْرٍ	تَجِدُوْهُ	عِنْدَ اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِمَا
اپنی جانوں کے لئے	کوئی	بھلائی	تم پاؤ گے اسے	اللہ کے پاس	بیشک	اللہ	(اس) کو جو

اپنی جانوں کے لئے جو بھلائی تم آگے بھیجو گے اسے اللہ کے یہاں پاؤ گے بیشک اللہ

نماز و زکوۃ اور اعمال کا حکم

(1)..... اس سے معلوم ہوا کہ حسد بہت بڑا عیب ہے اور اس کی وجہ سے انسان نہ صرف خود بھلائی سے رک جاتا ہے بلکہ دوسروں کو بھی بھلائی سے روکنے کی کوشش میں مصروف ہو جاتا ہے۔

یہود و نصاریٰ کی جنت کے متعلق خوش فہمیاں اور جنتی ہونے کے بارے میں قانونِ الٰہی

تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۱۱۰﴾ وَ قَالُوْا لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا

تَعْمَلُوْنَ	بَصِیْرٌ ﴿۱۱۰﴾	وَ	قَالُوْا	لَنْ یَّدْخُلَ	الْجَنَّةَ	اِلَّا
تم عمل کرتے ہو	دیکھ رہا ہے	اور	انہوں نے کہا	ہرگز نہیں داخل ہوگا	جنت (میں)	مگر

تمہارے سب کام دیکھ رہا ہے ○ اور اہلِ کتاب نے کہا: ہرگز جنت میں داخل نہ ہوگا مگر

مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِیُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا

مَنْ	كَانَ	هُوْدًا	اَوْ	نَصٰرٰى	تِلْكَ	اَمَانِیُّهُمْ	قُلْ	هَاتُوْا
وہ جو	ہو	یہودی	یا	عیسائی	یہ	ان کی من گھڑت تمنائیں (ہیں)	تم کہو	لاؤ

وہی جو یہودی ہو یا عیسائی۔ یہ ان کی من گھڑت تمنائیں ہیں۔ تم فرمادو:

بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۱﴾ بَلٰى ۗ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ

بُرْهَانَكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۱﴾	بَلٰى	مَنْ	اَسْلَمَ	وَجْهَهٗ	لِلّٰهِ
اپنی دلیل	اگر	تم ہو	سچے	کیوں نہیں	جو	جھکادے	اپنا چہرہ	اللہ کے لئے

اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل لاؤ ○ ہاں کیوں نہیں؟ جس نے اپنا چہرہ اللہ کے لئے جھکا دیا

وَ هُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَ لَا

وَ	هُوَ	مُحْسِنٌ	فَلَهٗ	اَجْرُهٗ	عِنْدَ رَبِّهٖ [1]	وَ	لَا
اور	وہ	(ہو) نیکی کرنے والا	تو اس کے لئے	اس کا اجر	اس کے رب کے پاس	اور	نہیں

اور وہ نیکی کرنے والا بھی ہو تو اس کا اجر اس کے رب کے پاس ہے اور

یہود و نصاریٰ کی ایک دوسرے کے بارے میں رائے

ع خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَ قَالَتِ الْیَهُوْدُ لَیْسَتِ

خَوْفٌ	عَلَیْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	یَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾	وَ	قَالَتِ	الْیَهُوْدُ	لَیْسَتِ
کوئی خوف	ان پر	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	اور	کہا	یہودیوں (نے)	نہیں ہیں

ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ اور یہودیوں نے کہا:

[1] ...جنت میں داخلے کا حقیقی معیار ایمانِ صحیح اور عملِ صالح ہے اور کسی بھی زمانے اور کسی بھی نسل و قوم کا آدمی اگر صحیح ایمان و عمل رکھتا ہے تو وہ جنت میں جائے گا۔ البتہ یہ یاد رہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے اعلانِ نبوت کے بعد آپ کی نبوت نہ ماننے والے کا ایمان قطعاً صحیح نہیں ہوسکتا اور کوئی بھی عمل ایمان کے بغیر صالح نہیں ہوسکتا۔

النَّصٰرٰى عَلٰى شَیْءٍ۪ وَّ قَالَتِ النَّصٰرٰى لَیْسَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰى شَیْءٍۙ

النَّصٰرٰى	عَلٰى شَیْءٍ	وَّ	قَالَتِ	النَّصٰرٰى	لَیْسَتِ	الْیَهُوْدُ	عَلٰى شَیْءٍ
عیسائی	کسی چیز پر	اور	کہا	عیسائیوں (نے)	نہیں ہیں	یہودی	کسی چیز پر

عیسائی کسی شے پر نہیں اور عیسائیوں نے کہا: یہودی کسی شے پر نہیں

وَّ هُمْ یَتْلُوْنَ الْكِتٰبَؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ

وَّ	هُمْ	یَتْلُوْنَ	الْكِتٰبَ	كَذٰلِكَ	قَالَ	الَّذِیْنَ
اور (حالانکہ)	وہ	تلاوت کرتے، پڑھتے ہیں	کتاب	اسی طرح	کہا	ان لوگوں نے جو

حالانکہ یہ کتاب پڑھتے ہیں اسی طرح جاہلوں نے

لَا یَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْۚ فَاللّٰهُ یَحْكُمُ بَیْنَهُمْ

لَا یَعْلَمُوْنَ	مِثْلَ قَوْلِهِمْ	فَاللّٰهُ	یَحْكُمُ	بَیْنَهُمْ
نہیں جانتے ہیں	ان (پہلوں) کے قول کی مثل	تو اللہ	فیصلہ کردے گا	ان کے درمیان

ان (پہلوں) جیسی بات کہی تو اللہ قیامت کے دن ان میں

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ (۱۱۳) وَ مَنْ

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	فِیْمَا	كَانُوْا	فِیْهِ	یَخْتَلِفُوْنَ (۱۱۳)	وَ	مَنْ
قیامت کے دن	(اس) میں جو	وہ ہیں	اس میں	اختلاف کر رہے، جھگڑ رہے ہیں	اور	کون (ہے)

اس بات کا فیصلہ کردے گا جس میں یہ جھگڑ رہے ہیں ۝ اور

اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْكَرَ

اَظْلَمُ	مِمَّنْ	مَّنَعَ	مَسٰجِدَ اللّٰهِ	اَنْ	یُّذْكَرَ (1)
زیادہ ظالم	(اس) سے جو	منع کرے، روکے	اللہ کی مسجدوں (کو)	کہ	ذکر کیا جائے، یاد کیا جائے

اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ کی مسجدوں کو اس بات سے روکے

مسجدوں میں نماز سے روکنا اور ان کی ویرانی کی کوشش کرنا بڑا ظلم ہے

(1)...... ذکر اللہ کو منع کرنا ہر جگہ ہی بُرا ہے لیکن مسجدوں میں خصوصاً زیادہ بُرا ہے کہ وہ تو اسی کام کے لیے بنائی جاتی ہیں۔

فِيۡهَا اسۡمُهٗ وَسَعٰى فِىۡ خَرَابِهَا ‌ؕ اُولٰٓـئِكَ مَا كَانَ

فِيۡهَا	اسۡمُهٗ	وَ	سَعٰى	فِىۡ خَرَابِهَا (1)	اُولٰٓـئِكَ	مَا	كَانَ
ان (مساجد) میں	اس کا نام	اور	کوشش کرے	اس کی ویرانی، خرابی میں	یہ لوگ	نہیں	تھا

کہ ان میں اللہ کا نام لیا جائے اور ان کو ویران کرنے کی کوشش کرے۔ انہیں

لَهُمۡ اَنۡ يَّدۡخُلُوۡهَآ اِلَّا خَآئِفِيۡنَ ‌ؕ لَهُمۡ

لَهُمۡ	اَنۡ	يَّدۡخُلُوۡهَآ	اِلَّا	خَآئِفِيۡنَ	لَهُمۡ
ان کے لئے	کہ	داخل ہوں ان (مسجدوں) میں	مگر	ڈرنے والے (ڈرتے ہوئے)	ان کے لئے

مسجدوں میں داخل ہونا مناسب نہ تھا مگر ڈرتے ہوئے۔ ان کے لئے

فِى الدُّنۡيَا خِزۡىٌ وَّلَهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَلِلّٰهِ

فِى الدُّنۡيَا	خِزۡىٌ	وَّ	لَهُمۡ	فِى الۡاٰخِرَةِ	عَذَابٌ	عَظِيۡمٌ ﴿۱۱۴﴾	وَ	لِلّٰهِ
دنیا میں	رسوائی	اور	ان کے لئے	آخرت میں	عذاب	بڑا	اور	اللہ کے لئے

دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے ○ اور

قبلہ کسی بھی طرف ہو، عبادت صرف اللہ ہی کی ہے

الۡمَشۡرِقُ وَالۡمَغۡرِبُ ‌ فَاَيۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡهُ اللّٰهِ‌ ؕ اِنَّ

الۡمَشۡرِقُ	وَ	الۡمَغۡرِبُ	فَاَيۡنَمَا	تُوَلُّوۡا	فَثَمَّ	وَجۡهُ اللّٰهِ (2)	اِنَّ
مشرق	اور	مغرب	تو جس طرف	تم منہ کرو	پس وہیں	وجہ اللہ (اللہ کی رحمت)	بیشک

مشرق و مغرب سب اللہ ہی کا ہے تو تم جدھر منہ کرو ادھر ہی اللہ کی رحمت تمہاری طرف متوجہ ہے۔ بیشک

اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کا رد

اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ

اللّٰهَ	وَاسِعٌ	عَلِيۡمٌ ﴿۱۱۵﴾	وَ	قَالُوا	اتَّخَذَ	اللّٰهُ	وَلَدًا
اللہ	وسعت والا	علم والا	اور	انہوں نے کہا	بنالی، اختیار کرلی	اللہ (نے)	اولاد

اللہ وسعت والا علم والا ہے ○ اور مشرکوں نے کہا: اللہ نے اپنے لئے اولاد بنا رکھی ہے،

(1)...مسجد کو کسی بھی طرح ویران کرنے والا ظالم ہے۔ اس سے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج 1، ص 194 پر مذکور کلام ملاحظہ فرمائیں۔

(2)...وجہ اللہ کا لغوی ترجمہ "اللہ کا چہرہ" ہے اللہ تعالیٰ مخلوق جیسے چہرے سے پاک ہے لہٰذا یہ متشابہات میں سے ہے، اس کی مراد اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

سُبْحٰنَهٗؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ كُلٌّ

سُبْحٰنَهٗ	بَلْ	لَّهٗ	مَا	فِی	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	كُلٌّ
وہ (اس سے) پاک (ہے)	بلکہ	اس کے لئے	جو	میں	آسمانوں	اور	زمین	سب

وہ پاک ذات ہے بلکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کی ملکیت میں ہے۔ سب

اللہ تعالیٰ کا ارادہ قطعی طور پر نافذ ہے

لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝۱۱۶ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ وَ اِذَا

لَّهٗ	قٰنِتُوْنَ ۝۱۱۶	بَدِیْعُ (1)	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ	اِذَا
اس کے لئے	اطاعت کرنے والے	نیا پیدا کرنے والا	آسمان	اور	زمین	اور	جب

اس کے حضور گردن جھکائے ہوئے ہیں ۝ (وہ) بغیر کسی سابقہ مثال کے آسمانوں اور زمین کو نیا پیدا کرنے والا ہے اور

قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ۝۱۱۷

قَضٰۤى	اَمْرًا	فَاِنَّمَا	یَقُوْلُ	لَهٗ	كُنْ	فَیَكُوْنُ ۝۱۱۷ (2)
وہ فیصلہ کرتا ہے	کسی کام (کا)	تو صرف	فرماتا ہے	اس سے	ہو جا	تو وہ ہو جاتا ہے

جب وہ کسی کام (کو وجود میں لانے) کا فیصلہ فرماتا ہے تو اس سے صرف یہ فرماتا ہے کہ "ہو جا" تو وہ فوراً ہو جاتا ہے ۝

یہودیوں کے اللہ تعالیٰ سے کلام کرنے کے مطالبے کا رد

وَ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ لَوْ لَا یُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ

وَ	قَالَ	الَّذِیْنَ	لَا یَعْلَمُوْنَ	لَوْ لَا	یُكَلِّمُنَا	اللّٰهُ	اَوْ
اور	کہا	ان لوگوں نے جو	نہیں جانتے	کیوں نہیں	کلام کرتا ہم سے	اللہ	یا

اور جاہلوں نے کہا: اللہ ہم سے کیوں نہیں کلام کرتا یا

تَاْتِیْنَاۤ اٰیَةٌؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

تَاْتِیْنَاۤ	اٰیَةٌ	كَذٰلِكَ	قَالَ	الَّذِیْنَ	مِنْ	قَبْلِهِمْ
(کیوں نہیں) ہمارے پاس آتی	کوئی نشانی	اسی طرح	کہا	ان لوگوں نے جو	سے	ان سے پہلے

ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آجاتی۔ ان سے پہلے لوگوں نے بھی

1 ..... بدیع کا معنی ہے کسی چیز کو بغیر کسی سابقہ مثال کے نئے طور پر بنانے والا۔ اللہ تعالیٰ کے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پہلے نہ کوئی آسمان تھا اور نہ زمین تو اللہ تعالیٰ نئے طور پر اسے عدم سے وجود میں لایا۔

2 ..... یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بھی کام میں کسی کا محتاج نہیں اور اللہ تعالیٰ کا مختلف کاموں کے لئے فرشتوں کو مقرر کرنا حکمت ہے حاجت نہیں۔

مِثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ

قَدْ	قُلُوْبُهُمْ	تَشَابَهَتْ (1)	قَوْلِهِمْ	مِثْلَ
تحقیق، بیشک	ان کے دل	آپس میں ایک جیسے ہوگئے	ان کے قول (کی)	مثل، طرح

ایسی ہی بات کہی تھی تو اِن کے دل آپس میں ایک جیسے ہوگئے۔ بیشک

بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّآ

اِنَّآ	يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾	لِقَوْمٍ	الْاٰيٰتِ	بَيَّنَّا
(اے حبیب) بیشک	یقین کرتے ہیں	(اس) قوم کے لئے (جو)	نشانیاں	ہم نے بیان کردیں

ہم نے یقین کرنے والوں کے لئے نشانیاں کھول کر بیان کردیں ○ اے حبیب! بیشک

تبلیغ کے باوجود لوگوں کے ایمان نہ لانے پر حضور اقدس ﷺ کو تسلی

اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّ

وَّ	نَذِيْرًا	وَّ	بَشِيْرًا	بِالْحَقِّ	اَرْسَلْنٰكَ
اور	ڈرانے والا	اور	بشارت دینے والا	حق کے ساتھ	ہم نے بھیجا تمہیں

ہم نے تمہیں حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈر کی خبریں دینے والا بنا کر بھیجا اور

لَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۹﴾ وَ

وَ	اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۹﴾	عَنْ	لَا تُسْئَلُ
اور	جہنم والوں	سے متعلق (کے بارے)	تم سے سوال نہیں کیا جائے گا

آپ سے جہنمیوں کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا ○ اور

یہودیوں اور عیسائیوں کی پیروی کی صورت میں عذابِ الٰہی کی وعید

لَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ

تَتَّبِعَ	حَتّٰى	النَّصٰرٰى (2)	لَا	وَ	الْيَهُوْدُ	عَنْكَ	لَنْ تَرْضٰى
تم پیروی کرو	یہاں تک کہ	عیسائی	نہ	اور	یہودی	تم سے	ہرگز راضی نہیں ہوں گے

یہودی اور عیسائی ہرگز آپ سے راضی نہ ہوں گے جب تک آپ

1..... کفار سے معاشرت، لباس اور وضع قطع میں بھی مشابہت کرنا منع ہے کہ ظاہر باطن کی علامت ہوتا ہے اور ظاہر کا باطن پر اثر ہوتا ہے۔ لہٰذا کفار کے طور طریقے سے بالکل دوری اختیار کی جائے تاکہ ان کا ظاہر مسلمان کے باطن کو متاثر نہ کرے۔

2..... اس آیت سے یہ بھی سمجھ آتا ہے کہ کفار بحیثیت مجموعی مسلمانوں سے کبھی راضی نہیں ہوسکتے اگرچہ ظاہری طور پر کبھی حالات مختلف ہوجائیں۔ افسوس کہ ہزاروں تجربات کے بعد بھی مسلمان سبق نہیں سیکھتے۔

مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَلَىِٕنِ

مِلَّتَهُمْ	قُلْ	اِنَّ	هُدَى اللّٰهِ	هُوَ	الْهُدٰى	وَ	لَىِٕنِ
ان کے دین (کی)	تم کہو	بیشک	اللہ کی ہدایت	وہ	ہدایت	اور	البتہ اگر

ان کے دین کی پیروی نہ کرلیں۔ تم فرمادو: اللہ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے اور (اے مخاطب!) اگر

اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ

اتَّبَعْتَ (1)	اَهْوَآءَهُمْ	بَعْدَ	الَّذِیْ	جَآءَكَ	مِنَ
تم نے پیروی کی (اے مخاطب)	ان کی خواہشات (کی)	بعد	(اس کے) جو	آیا تیرے پاس	سے

تیرے پاس علم آجانے کے بعد بھی تو ان کی خواہشات کی پیروی کرے گا

الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ ﴿۱۲۰﴾

الْعِلْمِ	مَا	لَكَ	مِنَ اللّٰهِ	مِنْ	وَّلِیٍّ	وَّ	لَا	نَصِیْرٍ ﴿۱۲۰﴾
علم	نہیں	تیرے لئے	اللہ سے (کے مقابلے میں)	سے	دوست	اور	نہ	مددگار

تو تجھے اللہ سے کوئی بچانے والا نہ ہوگا اور نہ کوئی مددگار ہوگا ○

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ

اَلَّذِیْنَ	اٰتَیْنٰهُمُ	الْكِتٰبَ	یَتْلُوْنَهٗ	حَقَّ
وہ لوگ جو	ہم نے دی انہیں	کتاب	وہ تلاوت کرتے ہیں اس کی	(جیسے) حق (ہے)

وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے تو وہ اس کی تلاوت کرتے ہیں جیسا

تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓىِٕكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَ مَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ

تِلَاوَتِهٖ (2)	اُولٰٓىِٕكَ	یُؤْمِنُوْنَ	بِهٖ	وَ	مَنْ	یَّكْفُرْ	بِهٖ
اس کی تلاوت (کا)	یہ لوگ	ایمان رکھتے ہیں	اس پر	اور	جو	انکار کرے	اس کا

تلاوت کرنے کا حق ہے یہی لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کا انکار کریں

وقف منزل

کتابُ اللہ کی تلاوت کا حق ادا کرنے والے

(1)...... یہاں خطاب نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے نہیں بلکہ اس آیت کو سننے والے ہر مخاطب سے ہے یا پھر بظاہر خطاب نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے ہے اور مراد آپ کی امت ہے کیونکہ آپ اہل کتاب کی خواہشات کی پیروی نہیں کرسکتے۔

(2)...... اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کتابُ اللہ کے بہت سے حقوق بھی ہیں۔ قرآن کا حق یہ ہے کہ اس کی تعظیم کی جائے، اس سے محبت کی جائے، اس کی تلاوت کی جائے، اسے سمجھا جائے، اس پر ایمان رکھا جائے، اس پر عمل کیا جائے اور اسے دوسروں تک پہنچایا جائے۔

یہودیوں کو نعمتوں کی یاد دہانی اور انہیں فکرِ آخرت کا حکم

فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا

فَاُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾	يٰبَنِيْٓ	اِسْرَآءِيْلَ	اذْكُرُوْا
تو یہ لوگ	وہ	خسارہ پانے والے، نقصان اٹھانے والے (ہیں)	اے بیٹے، اولاد	یعقوب	یاد کرو

تو وہی نقصان اٹھانے والے ہیں ○ اے یعقوب کی اولاد! میرا احسان یاد کرو

نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ

نِعْمَتِيَ (1)	الَّتِيْٓ	اَنْعَمْتُ	عَلَيْكُمْ	وَ	اَنِّيْ	فَضَّلْتُكُمْ
میری نعمت، احسان	جو	میں نے انعام کیا	تم پر	اور	بیشک میں (نے)	فضیلت دی تمہیں

جو میں نے تم پر کیا اور وہ جو میں نے اس زمانہ کے سب لوگوں پر

عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ

عَلَى	الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۲﴾	وَ	اتَّقُوْا	يَوْمًا	لَّا تَجْزِيْ	نَفْسٌ	عَنْ	نَّفْسٍ
پر	سارے جہان	اور	ڈرو	دن (سے)	بدلہ نہ دے گی	کوئی جان	سے	کسی جان

تمہیں فضیلت عطا فرمائی ○ اور اس دن سے ڈرو جب کوئی جان کسی دوسری جان کی طرف سے

شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا

شَيْـًٔا	وَّ	لَا يُقْبَلُ	مِنْهَا	عَدْلٌ	وَّ	لَا تَنْفَعُهَا
کچھ	اور	نہیں قبول کیا جائے گا	اس سے	بدلہ، معاوضہ	اور	نہیں نفع دے گی اسے

کوئی بدلہ نہ دے گی اور نہ اس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ کافر کو سفارش

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا امتحان، کامیابی اور صلہ

شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ

شَفَاعَةٌ	وَّ	لَا	هُمْ	يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾	وَ	اِذِ	ابْتَلٰٓى	اِبْرٰهٖمَ
شفاعت، سفارش	اور	نہ	وہ	مدد کئے جائیں گے	اور	جب	آزمایا	ابراہیم (کو)

نفع دے گی اور نہ ہی ان کی مدد کی جائے گی ○ اور یاد کرو جب ابراہیم کو

(1) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا چرچا کرنا، ذکر کرنا شکر کی ایک قسم ہے۔ لہٰذا حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ولادت مبارکہ کا تذکرہ کرنا یا اس کی محفل کرنا اسی قسم میں داخل ہے۔

رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیْ

رَبُّهٗ	بِكَلِمٰتٍ	فَاَتَمَّهُنَّ	قَالَ	اِنِّیْ
اس کے رب (نے)	چند کلمات، باتوں سے	تو اس نے پورا کر دیا انہیں	(اللہ نے) فرمایا	بیشک میں

اس کے رب نے چند باتوں کے ذریعے آزمایا تو اس نے انہیں پورا کر دیا (اللہ نے) فرمایا: میں

جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ قَالَ

جَاعِلُكَ	لِلنَّاسِ	اِمَامًا[1]	قَالَ	وَ	مِنْ	ذُرِّیَّتِیْ	قَالَ
بنانے والا ہوں تمہیں	لوگوں کے لئے	امام، پیشوا	عرض کی	اور	سے	میری اولاد	فرمایا

تمہیں لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں۔ (ابراہیم نے) عرض کی اور میری اولاد میں سے بھی۔ فرمایا:

لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً

لَا یَنَالُ	عَهْدِی	الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۲۴﴾	وَ	اِذْ	جَعَلْنَا	الْبَیْتَ	مَثَابَةً
نہیں پہنچتا	میرا عہد	ظالموں (کو)	اور	جب	ہم نے بنایا	(یہ) گھر	لوٹنے کی جگہ، مرجع

میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا ○ اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لئے مرجع

لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا ؕ وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّی ؕ

لِّلنَّاسِ	وَ	اَمْنًا	وَ	اتَّخِذُوْا	مِنْ	مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ	مُصَلًّی[2]
لوگوں کے لئے	اور	امان	اور	تم بناؤ	سے	ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ	نماز کی جگہ

اور امان بنایا اور (اے مسلمانو!) تم ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ

وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤی اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ

وَ	عَهِدْنَاۤ	اِلٰۤی	اِبْرٰهٖمَ	وَ	اِسْمٰعِیْلَ	اَنْ	طَهِّرَا	بَیْتِیَ
اور	ہم نے عہد لیا	سے	ابراہیم	اور	اسماعیل	کہ	تم دونوں صاف رکھو	میرا گھر

اور ہم نے ابراہیم و اسماعیل کو تاکید فرمائی کہ میرا گھر

حرم کی خصوصیات اور اسے پاک صاف رکھنے کا حکم

(1)... اس سے معلوم ہوا کہ شرعی احکام اور تکالیف اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہوتی ہیں اور جو ان آزمائشوں میں پورا اترتا ہے وہ دنیا و آخرت کے انعامات کا مستحق قرار پاتا ہے۔

(2)... اس سے معلوم ہوا کہ جس پتھر کو نبی کی قدم بوسی حاصل ہو جائے وہ عظمت والا ہو جاتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی علیہ السلام کی تعظیم توحید کے منافی نہیں کیونکہ مقام ابراہیم کا احترام تو عین نماز میں ہوتا ہے۔

مکہ مکرمہ کے لئے دعائے ابراہیمی

لِلطَّآىِٕفِیْنَ وَ الْعٰكِفِیْنَ وَ الرُّكَّعِ

لِلطَّآىِٕفِیْنَ	وَ	الْعٰكِفِیْنَ	وَ	الرُّكَّعِ
طواف کرنے والوں کے لئے	اور	اعتکاف کرنے والوں (کے لئے)	اور	رکوع کرنے والوں

طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع

السُّجُوْدِ (۱۲۵) وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ

السُّجُوْدِ (۱۲۵) (1)	وَ	اِذْ	قَالَ	اِبْرٰهٖمُ	رَبِّ	اجْعَلْ
سجدہ کرنے والوں (کے لئے)	اور	جب	کہا، عرض کی	ابراہیم (نے)	اے میرے رب	بنادے

وسجود کرنے والوں کے لئے خوب پاک صاف رکھو ○ اور یاد کرو جب ابراہیم نے عرض کی: اے میرے رب

هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّ ارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ

هٰذَا	بَلَدًا	اٰمِنًا	وَّ	ارْزُقْ	اَهْلَهٗ (2)	مِنَ الثَّمَرٰتِ	مَنْ
اس	شہر (کو)	امن والا	اور	رزق دے	اس کے رہنے والوں (کو)	پھلوں سے	جو

اس شہر کو امن والا بنادے اور اس میں رہنے والے جو

اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ قَالَ وَ مَنْ

اٰمَنَ	مِنْهُمْ	بِاللّٰهِ	وَ	الْیَوْمِ	الْاٰخِرِ	قَالَ	وَ	مَنْ
ایمان لائے	ان میں سے	اللہ پر	اور	دن، روز	آخرت (پر)	فرمایا	اور	جس نے

اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں انہیں مختلف پھلوں کا رزق عطا فرما۔ (اللہ نے) فرمایا: اور جو

كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِیْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى

كَفَرَ	فَاُمَتِّعُهٗ	قَلِیْلًا	ثُمَّ	اَضْطَرُّهٗۤ	اِلٰى
کفر کیا	تو میں نفع اٹھانے دوں گا اسے	تھوڑا	پھر	میں مجبور کروں گا اسے	کی طرف

کافر ہو تو میں اسے بھی تھوڑی سی مدت کے لئے نفع اٹھانے دوں گا پھر اسے دوزخ کے عذاب کی طرف

(1)..... اس سے معلوم ہوا کہ خانہ کعبہ اور مسجد حرام شریف کو حاجیوں، عمرہ کرنے والوں، طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور نمازیوں کے لئے پاک وصاف رکھا جائے، یہی حکم مسجدوں کو پاک وصاف رکھنے کا ہے۔

(2)..... حضرت ابراہیم عَلَیْهِ السَّلَام نے خانہ کعبہ کے لئے رزق کی فراوانی کی دعا مانگی تھی، اس دعا کی قبولیت ہر شخص اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے کہ دنیا بھر کے پھل اور کھانے یہاں بکثرت ملتے ہیں۔

تعمیرِ کعبہ اور حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کی دعائیں

عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۲۶﴾ وَاِذْ یَرْفَعُ

عَذَابِ النَّارِ	وَ	بِئْسَ	الْمَصِیْرُ ﴿۱۲۶﴾	وَ	اِذْ	یَرْفَعُ
جہنم کے عذاب	اور	کیا ہی بری ہے	پلٹنے کی جگہ	اور	جب	بلند کر رہے (تھے)

مجبور کر دوں گا اور وہ پلٹنے کی بہت بری جگہ ہے ○ اور جب ابراہیم

اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ ؕ رَبَّنَا

اِبْرٰهٖمُ	الْقَوَاعِدَ	مِنَ	الْبَیْتِ [1]	وَ	اِسْمٰعِیْلُ	رَبَّنَا
ابراہیم	بنیادیں	سے (کی)	گھر	اور	اسماعیل	اے ہمارے رب

اور اسماعیل اس گھر کی بنیادیں بلند کر رہے تھے (یہ دعا کرتے ہوئے) اے ہمارے رب! ہم سے قبول فرما،

تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۱۲۷﴾ رَبَّنَا

تَقَبَّلْ	مِنَّا	اِنَّكَ	اَنْتَ	السَّمِیْعُ	الْعَلِیْمُ ﴿۱۲۷﴾	رَبَّنَا
قبول فرما	ہم سے	بیشک تو	تو	سننے والا	علم والا	اے ہمارے رب

بیشک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے ○ اے ہمارے رب: اور ہم دونوں کو

وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَاۤ

وَ	اجْعَلْنَا	مُسْلِمَیْنِ	لَكَ	وَ	مِنْ	ذُرِّیَّتِنَاۤ
اور	ہمیں بنا دے	اطاعت کرنے والے، فرمانبردار	تیرے لئے (تیری)	اور	سے	ہماری اولاد

اپنا فرمانبردار رکھ اور ہماری اولاد میں سے ایک ایسی امت بنا

اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ

اُمَّةً	مُّسْلِمَةً	لَّكَ	وَ	اَرِنَا	مَنَاسِكَنَا [2]	وَ
ایک امت	فرمانبردار	تیرے لئے (تیری)	اور	ہمیں دکھا	ہماری عبادت کے طریقے	اور

جو تیری فرمانبردار ہو اور ہمیں ہماری عبادت کے طریقے دکھا دے اور

1. ...اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسجدوں کی تعمیر نہایت اعلیٰ عبادت اور انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سنت ہے۔
2. ...معلوم ہوا کہ عبادت کے طریقے سیکھنا حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی سنت ہے۔ اس کے لئے دعا بھی کرنی چاہیے اور کوشش بھی۔

تُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١٢٨﴾

تُبْ	عَلَيْنَا	اِنَّكَ	اَنْتَ	التَّوَّابُ	الرَّحِيْمُ ﴿١٢٨﴾
رجوع فرما (اپنی رحمت سے)	ہم پر	بیشک تو	تو	بہت توبہ قبول کرنے والا	رحم فرمانے والا

ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما بیشک تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ○

حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تشریف آوری کے لئے دعائے ابراہیمی

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا

رَبَّنَا	وَ	ابْعَثْ	فِيْهِمْ	رَسُوْلًا	مِّنْهُمْ	يَتْلُوْا
اے ہمارے رب	اور	بھیج	ان میں	ایک رسول	ان میں سے	وہ تلاوت کرے

اے ہمارے رب! اور ان کے درمیان انہیں میں سے ایک رسول بھیج جو ان پر

عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

عَلَيْهِمْ	اٰيٰتِكَ	وَ	يُعَلِّمُهُمُ	الْكِتٰبَ	وَ	الْحِكْمَةَ (1)
ان پر	تیری آیتیں	اور	سکھائے انہیں	کتاب	اور	حکمت، پختہ علم

تیری آیتوں کی تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے

وَيُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٢٩﴾ ع

ع ١٥ / ٨

وَ	يُزَكِّيْهِمْ	اِنَّكَ	اَنْتَ	الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ ﴿١٢٩﴾
اور	وہ پاک کردے انہیں	بیشک تو	تو	عزت والا، غالب	حکمت والا

اور انہیں خوب پاکیزہ فرمادے۔ بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے ○

ملتِ ابراہیمی اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی عظمت

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ

وَ	مَنْ	يَّرْغَبُ	عَنْ	مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ	اِلَّا	مَنْ
اور	کون	منہ پھیرے گا	سے	ابراہیم کے دین	مگر	جس نے

اور ابراہیم کے دین سے وہی منہ پھیرے گا جس نے

(1)...اس آیت سے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی بھی شان معلوم ہوئی کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جن کو کتاب و حکمت سکھائی اور جنہیں پاک و صاف کیا ان کے اولین مصداق صحابہ ہی تو تھے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ پورا قرآن آسان نہیں ورنہ اس کی تعلیم کے لئے حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نہ بھیجے جاتے۔ جو کہے کہ قرآن سمجھنا بہت آسان ہے اسے کسی بڑے عالم کے پاس لے جائیں، پندرہ منٹ میں حال ظاہر ہو جائے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآن کے ساتھ حدیث کی بھی ضرورت ہے۔

سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَ لَقَدِ اصْطَفَیْنٰهُ فِی الدُّنْیَا ۚ

سَفِهَ	نَفْسَهٗ	وَ	لَقَدِ	اصْطَفَیْنٰهُ	فِی الدُّنْیَا
احمق بنالی	اپنی ذات	اور	ضرور، تحقیق، بیشک	ہم نے چن لیا اسے	دنیا میں

خود کو احمق بنا رکھا ہو اور بیشک ہم نے اسے دنیا میں چن لیا

وَ اِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۳۰﴾

وَ	اِنَّهٗ	فِی الْاٰخِرَةِ	لَمِنَ	الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۳۰﴾ (1)
اور	بیشک وہ	آخرت میں	ضرور میں سے	نیک لوگوں

اور بیشک وہ آخرت میں ہمارا خاص قرب پانے والوں میں سے ہے ○

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ

اِذْ	قَالَ	لَهٗ	رَبُّهٗ	اَسْلِمْ	قَالَ	اَسْلَمْتُ
جب	کہا	اس سے	اس کے رب (نے)	فرمانبرداری کر	عرض کی	میں نے فرمانبرداری کی

یاد کرو جب اس کے رب نے اسے فرمایا: فرمانبرداری کر، تو اس نے عرض کی: میں نے فرمانبرداری کی

حضرت ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام کی اپنے بیٹوں کو دین پر ثابت قدمی کی وصیت

لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَ وَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِیْهِ وَ

لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۳۱﴾	وَ	وَصّٰى	بِهَاۤ	اِبْرٰهٖمُ	بَنِیْهِ	وَ
تمام جہانوں کو پالنے والے کی	اور	وصیت کی	اس کے ساتھ	ابراہیم (نے)	اپنے بیٹوں (کو)	اور

اس کی جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ○ اور ابراہیم اور یعقوب نے اپنے بیٹوں کو اسی دین کی وصیت کی

یَعْقُوْبُ ؕ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّیْنَ

یَعْقُوْبُ	یٰبَنِیَّ	اِنَّ	اللّٰهَ	اصْطَفٰى	لَكُمُ	الدِّیْنَ
یعقوب (نے)	اے میرے بیٹو	بیشک	اللہ (نے)	چن لیا	تمہارے لئے	دین (اسلام)

کہ اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے یہ دین تمہارے لئے چن لیا ہے

(1)..... معلوم ہوا کہ سچے دین کی پہچان ہے کہ وہ سلف صالحین کا دین ہو، یہ حضرات ہدایت کی دلیل ہیں، اللہ تعالیٰ نے حقانیت اسلام کی دلیل یہاں دی کہ وہ ملت ابراہیمی ہے۔

حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی وصیت کی تفصیل

فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ؕ اَمْ كُنْتُمْ

فَلَا تَمُوْتُنَّ	اِلَّا	وَ	اَنْتُمْ	مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ (1)	اَمْ	كُنْتُمْ
توتم ہر گز نہ مرنا	مگر	اور (اس حال میں کہ)	تم	مسلمان ہو	کیا	تم تھے

توتم ہر گز نہ مرنا مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو ○ (اے یہودیو!) کیا تم اس وقت موجود تھے

شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ

شُهَدَآءَ	اِذْ	حَضَرَ	یَعْقُوْبَ	الْمَوْتُ	اِذْ
حاضر، موجود	جب	قریب آئی	یعقوب (کے)	موت	جب

جب یعقوب کے وصال کا وقت آیا، جب

قَالَ لِبَنِیْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِیْ ؕ

قَالَ	لِبَنِیْهِ	مَا	تَعْبُدُوْنَ	مِنْۢ	بَعْدِیْ
انہوں نے کہا	اپنے بیٹوں سے	کس کی	تم عبادت کرو گے	سے	میرے بعد

انہوں نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: (اے بیٹو!) میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟

قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآىٕكَ

قَالُوْا	نَعْبُدُ	اِلٰهَكَ	وَ	اِلٰهَ اٰبَآىٕكَ
انہوں نے کہا	ہم عبادت کریں گے	آپ کے معبود (کی)	اور	آپ کے آباؤ اجداد کے معبود (کی)

توانہوں نے کہا: ہم آپ کے معبود اور آپ کے آباؤ اجداد

اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ

اِبْرٰهٖمَ	وَ	اِسْمٰعِیْلَ	وَ	اِسْحٰقَ	اِلٰهًا وَّاحِدًا
ابراہیم	اور	اسماعیل	اور	اسحاق (کا معبود)	ایک معبود

ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق کے معبود کی عبادت کریں گے جو ایک معبود ہے

1 ..... اس سے معلوم ہوا کہ والدین کو صرف مال کے متعلق ہی وصیت نہیں کرنی چاہیے بلکہ اولاد کو عقائدِ صحیحہ، اعمالِ صالحہ، دین کی عظمت، دین پر استقامت، نیکیوں پر مداومت اور گناہوں سے دور رہنے کی وصیت بھی کرنی چاہیے۔

قانونِ عدل کے مطابق ہر ایک اپنے اعمال کی جزا و سزا پائے گا

وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ

قَدْ	اُمَّةٌ	تِلْكَ	مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾	لَهٗ	نَحْنُ	وَ
تحقیق، بیشک	ایک امت	وہ	اطاعت کرنے والے، فرمانبردار	اس کے لئے	ہم	اور

اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں ○ وہ ایک امت ہے جو

خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ لَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ

كَسَبْتُمْ (1)	مَّا	لَكُمْ	وَ	كَسَبَتْ	مَا	لَهَا	خَلَتْ
تم نے کمایا	وہ جو	تمہارے لئے	اور	اس نے کمایا	وہ جو	اس کے لئے	گزر چکی

گزر چکی ہے۔ ان کے اعمال ان کے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں

وَ لَا تُسْــَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۴﴾ وَ

وَ	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۴﴾	عَمَّا	لَا تُسْــَٔلُوْنَ	وَ
اور	وہ عمل کرتے تھے	(اس کے) بارے جو	تم سے نہیں پوچھا جائے گا	اور

اور تم سے اُن کے کاموں کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا ○ اور

ملت ابراہیمی کی پیروی کرنے کی تاکید

قَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ

تَهْتَدُوْا	نَصٰرٰى	اَوْ	هُوْدًا	كُوْنُوْا	قَالُوْا
ہدایت پا جاؤ گے	عیسائی	یا	یہودی	تم ہو جاؤ	انہوں نے کہا

اہل کتاب نے کہا: یہودی یا نصرانی ہو جاؤ ہدایت پا جاؤ گے۔

قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ

مِنَ	مَا كَانَ	وَ	حَنِيْفًا	مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ (2)	بَلْ	قُلْ
سے	وہ نہ تھے	اور	حق کی طرف مائل، ہر باطل سے جدا	ابراہیم کا دین	بلکہ	تم کہو

تم فرماؤ: (ہرگز نہیں) بلکہ ہم تو ابراہیم کا دین اختیار کرتے ہیں جو ہر باطل سے جدا تھے اور وہ مشرکوں میں سے

(1)...... اس سے معلوم ہوا کہ آخرت میں اپنے اعمال کام آئیں گے اور اگر عقیدہ خراب ہو تو کسی کو دوسرے کے عمل سے فائدہ نہ ہوگا۔

(2)...... اس معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو رب تعالیٰ نے وہ مقبولیت عامہ بخشی ہے کہ ہر دین والا ان کی نسبت پر فخر کرتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صرف بڑوں کی اولاد ہونا کافی نہیں جب تک بڑوں کے سے کام نہ کرے۔

نبیوں کا دین ہی سچا دین ہے

الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۳۵﴾ قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ

الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۳۵﴾	قُوْلُوْۤا	اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ	وَ	مَاۤ	اُنْزِلَ
مشرکوں	تم کہو	ہم ایمان لائے	اللہ پر	اور	(اس پر) جو	نازل کیا گیا

نہ تھے ○ (اے مسلمانو!) تم کہو: ہم اللہ پر اور جو ہماری طرف نازل کیا گیا ہے اس پر ایمان

اِلَیْنَا وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ

اِلَیْنَا	وَ	مَاۤ	اُنْزِلَ	اِلٰۤى	اِبْرٰهٖمَ	وَ	اِسْمٰعِیْلَ	وَ
ہماری طرف	اور	جو	نازل کیا گیا	کی طرف	ابراہیم	اور	اسماعیل	اور

لائے اور اس پر جو ابراہیم اور اسماعیل اور

اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ مَاۤ اُوْتِیَ

اِسْحٰقَ	وَ	یَعْقُوْبَ	وَ	الْاَسْبَاطِ	وَ	مَاۤ	اُوْتِیَ
اسحاق	اور	یعقوب	اور	(ان کی) اولاد	اور	جو	دیا گیا

اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد کی طرف نازل کیا گیا اور

مُوْسٰى وَ عِیْسٰى وَ مَاۤ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ

مُوْسٰى	وَ	عِیْسٰى	وَ	مَاۤ	اُوْتِیَ	النَّبِیُّوْنَ	مِنْ
موسیٰ	اور	عیسیٰ	اور	جو	دیا گیا	انبیاء (کو)	کی طرف سے

موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا گیا اور جو باقی انبیاء کو ان کے رب کی طرف سے عطا

رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ۖ وَ

رَّبِّهِمْ	لَا نُفَرِّقُ	بَیْنَ اَحَدٍ	مِّنْهُمْ [1]	وَ
ان کے رب	ہم فرق نہیں کرتے	کسی ایک کے درمیان	ان میں سے	اور

کیا گیا۔ ہم ایمان لانے میں ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور

[1]...... انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے درجوں میں فرق ہے جیسا کہ تیسرے پارے کے شروع میں ہے مگر ان کی نبوت میں فرق نہیں۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا ایمان کامل اور معیار ہے

نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ

نَحْنُ	لَهٗ	مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾	فَاِنْ	اٰمَنُوْا	بِمِثْلِ
ہم	اس کے لئے	فرمانبردار، گردن رکھے ہوئے	پس اگر	وہ ایمان لائیں	مثل، جیسے

ہم اللہ کے حضور گردن رکھے ہوئے ہیں ○ پھر اگر وہ بھی یونہی ایمان لے آئیں

مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَ اِنْ تَوَلَّوْا

مَآ	اٰمَنْتُمْ	بِهٖ	فَقَدِ	اهْتَدَوْا	وَ	اِنْ	تَوَلَّوْا
(اس کے) جو	تم ایمان لائے	اس پر	تو تحقیق، بیشک	وہ ہدایت پاگئے	اور	اگر	وہ منہ پھیریں

جیسا تم ایمان لائے ہو جب تو وہ ہدایت پاگئے اور اگر منہ پھیریں

فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ ۚ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ

فَاِنَّمَا	هُمْ	فِیْ شِقَاقٍ	فَسَیَكْفِیْكَهُمُ	اللّٰهُ
تو صرف	وہ	ضد، مخالفت میں	تو عنقریب کافی ہوگا تمہیں ان کی طرف سے	اللہ

تو وہ صرف مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں۔ تو اے حبیب! عنقریب اللہ ان کی طرف سے تمہیں کافی ہوگا

اللہ تعالیٰ کا رنگ سب سے بہتر ہے

وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۱۳۷﴾ صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَ

وَ	هُوَ	السَّمِیْعُ	الْعَلِیْمُ ﴿۱۳۷﴾	صِبْغَةَ اللّٰهِ [1]	وَ
اور	وہ	سننے والا	جاننے والا	اللہ کا رنگ	اور

اور وہی سننے والا جاننے والا ہے ○ ہم نے اللہ کا رنگ اپنے اوپر چڑھالیا اور

مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّ نَحْنُ لَهٗ

مَنْ	اَحْسَنُ	مِنَ اللّٰهِ	صِبْغَةً	وَّ	نَحْنُ	لَهٗ
کس کا	زیادہ اچھا	اللہ (کے رنگ) سے	رنگ	اور	ہم	اس کی

اللہ کے رنگ سے بہتر کس کا رنگ ہے؟ اور ہم اسی کی

[1] ......اللہ کے رنگ سے مراد اس کے دین کے سچے عقائد ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ کے بارے میں جھگڑنے والے یہودیوں کو جواب

عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَ هُوَ

عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾	قُلْ	اَ	تُحَآجُّوْنَنَا	فِی اللّٰهِ	وَ	هُوَ
عبادت کرنے والے	تم کہو	کیا	تم جھگڑتے ہو ہم سے	اللہ (کے بارے) میں	اور (حالانکہ)	وہ

عبادت کرنے والے ہیں ○ تم فرماؤ: کیا تم اللہ کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو حالانکہ وہ

رَبُّنَا وَ رَبُّكُمْ ۚ وَ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ

رَبُّنَا	وَ	رَبُّكُمْ	وَ	لَنَآ	اَعْمَالُنَا	وَ	لَكُمْ
ہمارا رب	اور	تمہارا رب (ہے)	اور	ہمارے لئے	ہمارے اعمال	اور	تمہارے لئے

ہمارا بھی رب ہے اور تمہارا بھی اور ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں اور

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف یہودیت اور عیسائیت کی نسبت کا رد

اَعْمَالُكُمْ ۚ وَ نَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ ۙ اَمْ

اَعْمَالُكُمْ	وَ	نَحْنُ	لَهٗ	مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾	اَمْ
تمہارے اعمال	اور	ہم	اس کے لئے	اخلاص والے	یا (کیا)

تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں اور ہم خالص اسی کے ہیں ○ (اے اہل کتاب!) کیا

تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ

تَقُوْلُوْنَ	اِنَّ	اِبْرٰهٖمَ	وَ	اِسْمٰعِیْلَ	وَ	اِسْحٰقَ	وَ
تم کہتے ہو	کہ	ابراہیم	اور	اسماعیل	اور	اسحاق	اور

تم یہ کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور

یَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ؕ

یَعْقُوْبَ	وَ	الْاَسْبَاطَ	كَانُوْا	هُوْدًا	اَوْ	نَصٰرٰی
یعقوب	اور	(ان کی) اولاد	وہ تھے	یہودی	یا	عیسائی

یعقوب اور ان کی اولاد یہودی یا نصرانی تھے۔

قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَ مَنْ اَظْلَمُ

قُلْ	ءَاَنْتُمْ	اَعْلَمُ	اَمِ	اللّٰهُ	وَ	مَنْ	اَظْلَمُ
تم کہو	کیا تم	زیادہ جانتے ہو	یا	اللہ	اور	کون	زیادہ ظالم

تم فرماؤ: کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ ؟ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون

مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَ

مِمَّنْ	كَتَمَ	شَهَادَةً	عِنْدَهٗ	مِنَ اللّٰهِ	وَ
(اس) سے جو	چھپائے	گواہی	(جو ہو) اس کے پاس	اللہ کی طرف سے	اور

جس کے پاس اللہ کی طرف سے کوئی گواہی ہو اور وہ اسے چھپائے اور

مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٠﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ

مَا	اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٠﴾	تِلْكَ	اُمَّةٌ
نہیں	اللہ	غافل	(اس) سے جو	تم کرتے ہو	وہ	ایک امت

اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ○ وہ ایک امت ہے

قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ لَكُمْ مَّا

قَدْ	خَلَتْ	لَهَا	مَا	كَسَبَتْ	وَ	لَكُمْ	مَّا
تحقیق، بیشک	گزر چکی	اس کے لئے	وہ جو	اس نے کمایا	اور	تمہارے لئے	وہ جو

جو گزر چکی ہے۔ ان کے اعمال ان کے لئے ہیں اور تمہارے اعمال

كَسَبْتُمْ ۚ وَ لَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤١﴾ ع

كَسَبْتُمْ	وَ	لَا تُسْـَٔلُوْنَ	عَمَّا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤١﴾ (1)
تم نے کمایا	اور	تم سے نہیں پوچھا جائے گا	(اس کے) بارے جو	وہ عمل کرتے تھے

تمہارے لئے ہیں اور تم سے اُن کے کاموں کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا ○

قانونِ عدل کے مطابق ہر ایک اپنے اعمال کی جزا و سزا پائے گا

ع ١٦ ١٢

(1) ...اس میں ان مسلمانوں کے لئے بھی نصیحت ہے جو اپنے ماں باپ یا پیر و مرشد وغیرہ کے نیک اعمال پر بھروسہ کر کے خود نیکیوں سے دور اور گناہوں میں مصروف ہیں۔